

# وقت کا صحیح استعمال

مصطفیٰ رحمان

پیشوا سید محمد رفیع



# وقت کا صحیح استعمال

تالیف : مصطفیٰ محمد طحان

ترجمہ : عبدالحمید الطہر عبدوی بھٹل

ناشر

عزالنبی پبلی کیشنز دہلی

نام کتاب :	معدن دولت
تصنیف :	مفتی محمد رفیع
ترجمہ :	میر تقی علی بروجی بنگلہ
ایضام :	جنت کا کچھ استعمال
ایضام :	مفتی محمد رفیع بنگلہ لاہور ۱۳۶۵ھ
تعداد :	
قیمت :	

# فہرست مضامین وقت کا صحیح استعمال

۴	فہرست مضامین
۵	مرضِ حرم
۶	بقیۃ (مستط)
۶	مقدور (کا کڑھ مٹھیں)
۱۳	پرلاپ : وقت کا صحیح استعمال
۱۷	دورلاپ : وقت کی قدر و قیمت
۳۸	تیسرلاپ : وقت کی مصوبہ بندی
۵۶	☆ خاصہ کی قسمیں
۶۳	☆ اوسے تمام آلات
۶۸	☆ کار
۷۷	☆ گمرانی اور حاجت
۷۹	☆ جواب : کاموں کی مکمل فہم
۸۳	☆ انجامِ دیار : مسلمانوں کی ذمہ داریاں

- ۸۵ ایمان اور عملہ تعلیم
- ۸۸ کاموں کے لیے اذکار کی تعلیم
- ۱۱۵ آرام کے اذکار کی تعلیم
- ۸۷ معاشرتی کاموں کے لیے اذکار کی تعلیم
- ۱۲۵ سونے کے اذکار کی تعلیم
- ۸۴ بیگانگی حالات اور مشکل مسائل
- ۸۶ آخری باب



# پیش لفظ

وقت کا استعمال

یہ کتاب انتہائی انکار و نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے والی سلسلہ وار کتابوں کی ایک کڑی ہے، اگرچہ کتاب آج سے عرصہ میں شائع ہوئی ہے تو اس کی اہمیت کا تعلق ذرا بعد نام کی اہمیت پر مبنی ہے۔ ہمارے ممالک سے ہے۔ مگر اس کے راستہ کو سمجھنے کا سفر کر رہا تھا، میری محنت کی پرواز میں بھی پھر کھلے آتی تھی، اس طرح کے موضوع پر میری عادت ہے کہ میں بیکہ خیال میں کتابیں دیکھتا ہوں، اس وقت میرے ہاتھ میں کتاب کی مدت کا استعمال سے متعلق کتاب لگی، اگلے ہی کتاب کی اہمیت کا احساس ہوا اور کتاب کے موضوعات نے میری توجہ اپنی طرف کھینچ لی، کتاب میری نگاہ کی تھی کیونکہ میں وقت کا بہت چھنے والی ہوں، اس کو منظم کرنے اور اس کو بہترین انداز میں استعمال کرنے پر بہت زیادہ توجہ دیتا ہوں، مگر میرے عقیدے کے مطابق یہ دیگر امور کے علاوہ میری طرف سے کتاب کی آہنی ہے یا اس کا کسی کام میں مشغول رہتا ہوں جس کی وجہ سے میری وقت ضائع ہوتا ہے تو میں اپنے آپ کو سزا دیتی کہ اس کتاب میں جو بھی انکار و نظریات پیش کیے گئے تھے میں نے انہیں اپنی زندگی میں منطبق کر رہا تھا۔

اگر میری زندگی میں یہ کتاب لکھا جائے تو کتاب کے حاشیہ پر جان بوجھ کر نظر آئے گا، کسی صفحہ پر لکھا ہو گا کہ اس کے بعد دوسرے صفحہ پر لکھا جائے گا، اسی طرح

ہر جگہ گھومنے کا حصر ہے۔ کتابت کتبوں کے احباب سے مرتب ہو رہے ہیں۔

جب میں نے اپنی کتاب ”فی السبب القریب“ ترتیب دی تھی تو  
 متعدد مقالوں کا مجموعہ ہے اور اس کو ظاہر و باطن کے سامنے پیش کیا تو میں نے وقت  
 کے استعمال سے غلطی بھی ایک فصل اس میں شامل کر دیا، اس میں میں نے اپنے  
 ذاتی سلوک اور اپنی دلی کے اندر عورت پر لیا کتاب سے استغاثہ کیا، اور اس میں میں  
 نے بعض ان مسائل کا بھی اضافہ کیا جن کو میں نے علماء کے کتبوں میں نہیں دیکھے تھے  
 کہا جاتا ہے کہ ان کتبوں تک پہنچنے وقت عورتوں سے کیوں تاخیر سے شروع ہوتا ہے،  
 کہ کبھی پورا نہیں ہو جاتا ہے، حالانکہ وہی کتبوں کا اصل مفہوم ہی یہ ہوتا ہے کہ  
 لوگوں کو کھانا کھا پانی پانی اور اذکار کے صحیح استعمال کی تعلیم دی جائے۔

میں اپنے دل سے سوال کرتا ہوں کہ طلباء اس کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جب کہ  
 ان کے پاس اس کی پوری فہم نہیں کرتے؟

آج اگر کسی عالمی دائرہ پر دست پڑنے کا موقع ملتا ہے تو وہی کتابیں وقت  
 کے صحیح استعمال سے غلط لگتی ہیں لیکن جس موضوع پر میں نے اپنی کتاب ”سبب  
 السبب القریب“ میں متعلقہ مسائل کیا تھا وہ موضوع کم از کم مسلم علماء و کلموں کے  
 لیے اس وقت تک نہ تھا، وہی کتبوں میں اس سے پہلے کبھی سے مطالعہ کرتے ہیں کہ  
 شرعی موضوع ”وقت“ کے استعمال ”پر غرضہ“ دلوں، جہاں تک مجھے یاد ہے کہ میں  
 نے اس موضوع پر غرضہ سب سے پہلی عالمی کی طلباء ”عظیم“ ”العلماء علیہ السلام“ کے  
 کیسے میں دیا تھا۔



اس ستر کو داخل پر فیروزہ ذیل مولوی نے چھ سو روپے اس کا ایک  
کتاب شریعت کرنے پر اصرار کرنے لگے لیکن بعض اسباب کی بنا پر شریعت  
ہوئے اسی طرح ہمارے شیخ نے بھی روٹھ سکتی کہ مناسب وقت کا انتظار نہ کرنا  
لوگوں نے چوری چھپا کر علماء و فقیہوں کے درمیان دھوکا دیا۔ انکائی اور یہ بھی  
فکر کیا کہ میں اس کی بجائے لکھنا اصرار کیا یہ ممکن ہے اس کتاب کی اشاعت  
کی وجہ سے پہلی خدمت نے ستر پر فرائض کی۔

ہمارے مانو نظریات میں ہم آگلی کے کام میں شریعت بعض ساقیوں نے  
اس موضوع پر مزید مواد فراہم کیا وہ خصوصاً ہندی کے موضوع پر بھی تفصیل اور مکرمل کے  
مانو لکھا۔ چنانچہ وقت ال سے مذاق بنتی ہے۔ اس لیے اس کی خصوصاً ضروری  
ہے۔ سب سے پہلے ہم سالانہ خصوصاً ہندی جس میں ان ہم ساری کو متال کر رہا تھا  
کی فراہم وہی ضروری ہے۔ اگر ہم اور ہمارے تفصیلی بیان خصوصاً ہندی اور اس میں سال  
کے تمام کاموں کو تقسیم کر رہا اور ہر وقت کا خصوصاً مکرمل ہونے سے پہلے دوسرے ہند میں  
داخل ہوں مگر ہر وقت کا کام اس ہند میں پانچ تکمیل تک نہ پہنچائیں۔

اس طرح یہ کتاب اس قدر قدیم اور چھ سو روپے شریعت و ہمارے کوئی میں  
پائے جانے والے ہمارے علماء کے سامنے نہ آئے ہیں میں میں کرنے کے لائق ہوگی  
ہے اس پر ہندو سب اس وقت ہی کا فکر ہے۔

حاصلی عمر لکھنا

الحمد للہ علیہ

## مقدمہ

از: ڈاکٹر محمد رفیع

پندرہ نکل میں پڑھاتے ۲۵ سہلی سے ڈاکٹر محمد رفیع، میں یہاں کی دینی مدارس پر پٹریں لگتا ہوں جن میں ان کے کھڑے کو پر ۱۰ اور کلاب کی ڈھرتی کی جاتی ہے، میں اپنے اس پاس طالبات کو کہتا ہوں کہ ان سمجھوں کہ اسلامی لباس زیب تن کیے جائے، میں یہاں پہلے سے متاثر ہوں کہ کچھ اس کے علاوہ کئی دوسری اسلامی قدریں لگتی ہیں جن کو عام کرنے کی ہمیں ضرورت ہوگا کہ ہمارے معاشرے کی اصلاحی مصلحت سے آگاہ ہوجائیں، کیا یہ قدریں اس بات کی مستحق تھیں کہ ان کے پٹری تیار کیے جائیں اور لو جہانوں کو ان قدر لکھانے کی ڈھرتی کی جائے ۲۶

میں نے اپنی سرکاری حد مطرب میں پڑھاتے اور اپنے اراکین الہام دینے لگا دی ہے، میں یہاں پہلے میں سوچتا رہا کہ ان کو ہم سے متاثر کرنے والی سب سے اہم چیزیں کھڑی ہیں، مجھے صرف دو چیزیں نظر آتی ہیں:

☆ انسان کی قدر و قیمت ☆ ذات کی قدر و قیمت

میں نے یہاں سے لوگوں سے ملاقات کی ہے، میں نے کسی ویسے شخص کو

کامیاب نہیں دیکھا جا پے وقت کو مٹانے کے لئے کامیاب رہا ہے۔ مجھے صرف ۱۰  
 اگلاں ایسے ملے جنہوں نے اپنے وقت کا بہترین استعمال کر کے مجھے خوب متاثر کیا  
 وہ ایک شخص جس نے دوسرے "مفتی" کو...

مجھے یہ واضح ہے جب میں اس تصور کے ساتھ ایک ہوئی کے گن میں  
بیٹھا ہوا تھا ماسی دن اسرائیل نے اپنا پہلا مسیحا جاسوس سیاہ علاقے پھولا تھا، ہم  
تہذیبی کشش کے بارے میں سوچ رہے تھے اور وہاں طیال کہہ رہے تھے، کشش و قوت کی  
امیت پر چلنے والی مائیں تصور نے اپنی مادہ معرکہ کے بارے میں بتایا کہ صبح چار  
بجے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے تہہ اور بے سے پہلے صبح سب سے مسلسل قبضہ کی کام  
کرتے ہیں، یہ صرف اپنے اوقات کو ضائع کرنے پر ہی احتجاج کرتے تھے، دوسرے  
کا بھی وقت ضائع کرنے کے خواہش مند رہے ہیں، انہیں سمجھنے والے نہیں رہے  
بحری طرف دیکھا کہ اس طرح میں ایک سو سے زائد غیر آفاق کتابوں کی تصنیف  
میں کامیاب ہو گیا، یہ ان کا انفرادی کام ہے، لیکن جو طرح، کار و معاش کی کام کرنے  
والوں کے لیے ہم جیسے حاضرین میں مناسب نہیں ہے جہاں کوئی ایک وقت کی  
پرست نہیں جاتے۔

اس کتاب میں ہم اچھا ہے کہ اپنی طرح سے دلائل اور حقائق پر جس کا اپنے معاشقہ کاموں کے ساتھ ہمارے طریقہ کار سے ہی چکے ہیں اپنے وقت کی قیمت میں اضافہ کرنے کی کوشش سے بھی واسطہ ہے، انہوں نے "جی زندگی کو دنیا کے لئے لکھ رہا ہے۔ یہ وہ سال ہے آخر کیا ہو گی؟ کیا ہو گا؟ کیا ہو گا؟"

چارہ مال، گھٹا، ہمارے لیے، غیر لائق، ہو لیکن ہر کی دعوایہ احکامات و غیرہ غلوں میں  
مسلم اور مخالفوں کے ساتھ گزارنے کے لیے سخت کر دیا ہے، جب بھی کہا رہی اس سے  
ملاقات ہوگی اس کو کچھ عیثیٰ سے ملاقات کرنے پر آمادہ رہا تھا ماما ماما ہر پہ لوٹ  
کر لے گا، پھر جب وہ اپنے طوطیوں سے وطن لوٹے گا تو تم کو کھانا خوراک کھائے گا جس  
کے ساتھ اس کی قیمتی دایمات میں سے کوئی نہ کوئی کتاب ضرور ہوگی۔

اگر انھیں منظور نہ ہوگی دنیا کا سزا ۲۰ گھنٹوں میں ملے گیا ہے تو انھیں  
صاحب ہائیں سال سے دنیا میں گھوم رہے ہیں وہ تو کئی سے ملاقات کرتے ہیں  
تعارف کرتے ہیں، معاشرہ دیتے ہیں اور ان تمام کاموں کے ساتھ کتابوں کی تصنیف  
کا بھی کام کرتے ہیں، کسی شخص کو یہ تمام کام انجام دینا چاہی وقت ممکن ہے جب بد وقت  
کی آمد بد وقت اور اس سے اس کا طرہ کا طرح کا رہا ہے اس کے ساتھ انھیں بھی  
ضروری ہے تاکہ ان کاموں پر ان کی طرف سے اس کا اجر عظیم ملے۔

یہ بڑا عجیب بات ہے کہ طالع صاحب نے اسلامی کتب خانہ میں وقت کے  
انتظام کے موضوع پر ایک تحریر کتاب کا اضافہ کیا ہے یہ کتاب اسلامی نقطہ نظر سے  
نکلی ہوئی ہے جس اسلامی تحریکات سے وابستہ تحریک اور جماعتوں کا اپنی طرف رجحان کرے  
گیا، اسی ہے کہ اس بات کا یقین کر لیں گے کہ امام دین اسلام وقت کی قیمت  
بچانے کی کوشش کرتا ہے اس یقین کے بعد وہ ایسے پڑوسی تیار کرے گے جو ان بات  
ترتیب دیں گے اور ان بات کو لکھیں گے جن میں غلو اور غلو کو لاسنی اور غیر غلو کاموں  
میں اپنے وقت کو خرچ نہ کرنے کی ضرورت ہوگی، یہی میں وہ دلی خدشہ ہے۔

کی عادیٹ، صحابہ اہلک سائنسین اور علماء کرام کے خوال کا حوالہ دیں گے جس سے ہماری  
 رہنمائی کی بات کھل اچھنی ہے، وہ فرماتے ہیں: "مے میں آدمی تو چہ  
 دونوں کا مجموعہ ہے، ایک دل گڑبھاٹے تیرے تمکا ایک حصہ چلا جاتا ہے۔"  
 شرق میں کہوں پر حق رہ گئے کا عالمی ہوں جو ہمارے کچھ سے تعلق ہوتی  
 ہیں لیکن آج طمان صاحب نے ان کلمہ کو نکھل کی جو دے کر مجھے مزہ بخلی ہے

کلمہ: الف۔ ال۲۲۵۵

## پہلا باب

کاموں کو دینی شخص انجام دیتا ہے جو مشکل رہتا ہے

ایک شام میں وارڈن اکرنیم ویدھم روتھ منہ دینے کی تقریر میں رہا تھا، وہ ہم  
حسن دینا پسند کی یہ دلی کا تہذیبیہ ہے جس نے ان سے کہہ دیا، فلاں سے  
ملاقات کر دو اس سے کہو یہ حق حسن، لہذا تم سے فلاں مسئلہ رکھے بارے میں رائے  
معلوم کرنا چاہتے ہیں، مانتے ہیں اس کے پاس ہمارے ان کو بلاؤ کہ فلاں ہم  
انجام دینے کے لیے ہماری بات جوئی تھی، اور تیار ہو جائی کے ہمارے دوسروں  
سے ملاقات کرتے ہوئے جس نے ہم سے نوہن طلب کیا ہے۔

ابو خود کہتے ہیں کہ میں اپنے کاموں سے، مرکوز کرنے کے لیے مرکزی  
دفتر چلی نہیں پاتا کہ دوسرے بہت سے کام، حق رہنے، ملاں سے رجوع کرو، انہیں  
نام کر، سقوں کا مادی مرد، فلاں کام چلے کر دے ان کے ایک دن بڑی شخصیت  
کے بعد یہ: ناظم اعلیٰ! آپ ان سے یہ کام دوسروں کے عواذ قبول نہیں  
کرتے، چلتے صرف آئیے ہمیں کہا جاتا ہے: مخلصان کی جان ہے، انہوں نے کیا  
گورا! کاموں کو دینی شخص اتہا - دتا ہے جو مشکل رہتا ہے۔

وقت کی ضرورت

بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے دیکھ رہا ہے

کہ دن میں تھنوں کا ندر جائے کام بہت زیادہ ہیں، ہاں کو پورا کرتے کے لیے ان کے مروت کافی نہیں دیتے، انہیں ان باتوں میں حقیقت، کوئی ہے بلکہ یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔

انگریزوں یا ہر کسی سے نیاں اپنے نظریات کی اور مروت کی بنیاد پر قائم کر کے جو تو ہم سے ان کہتے ہیں کہ ہر چیز میں فراوانی ہے، رزق میں دولت میں اور دنیا کی ہر چیز میں۔

ان بزرگ صحابہ نے زمین، آسمان اور زمین کو پورا ہے اور ان کے درمیان توازن بھی قائم کیا ہے کہ زمین چلتی رہے اور آسمان چلے گا اور یہ کہ زمین پر توازن کو کاڑنے کا کام کرے اس کے لیے زمین پر آسمان کے توازن کو کاڑنے کی طرف سے ہر چیز صحیح برائے ہر چیز کو تمام اسیرتوں کو نکلنے کے مطابق انجام پائیں۔ جس چیز کی طرف توازن قائم رکھتا ہے اور تمام کی طرف توازن کر۔ پھر خوشی اور مصائب کا علم عطا ہوتا ہے۔

انہوں نے کہ پاس اپنے تمام کاموں کی انجام دے کر لیے کافی وقت دیتا ہے انہیں اس وقت کو حکم کرنے کی ضرورت نہ ہوتی ہے اور وہ وقت کو حکم نہیں کرتا تو کام انجام نہ پا لے گا وہی خود سے ہمارے ہاتھ کے ہاتھ کی طرف ہوتی ہیں یا سمجھتے ہیں۔

اسلام ہر وقت کو کیسے منظم کرتا ہے؟

ان کوئی مسلمانوں کی زندگی پر خود سے ہر وقت کے مطابق ہیں اس کو

بڑی عجیب و غریب باتیں پکڑ آئیں گی۔

کیونکہ مسلمان کو تحقین وقت پر جاگنا ضروری ہے پانچ وقت کی نماز جو مسلمان پڑھتا ہے، اس کے بعد دوسرے اوقات میں وہ اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے (اپنے دین کی نگہ رکنے والا مسلمان بھی بھی بیکار نہیں ہو سکتا) تحقین وقت پر وہ کھانا کھاتا ہے، اور کچھ وقت اپنے مہرے والے سناٹروہ کی خدمت ادا کرتا ہے دوسرا دینوں کو انعام دینے کے لیے نماز کرتا ہے، اور وہی دینی اخراجات بھی کریم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایک مسلمان صدقہ کا ضرور دیں ہے، صحابہ نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ غصہ کرے، اور غمناک رہے، اور کھانا نہ کھائے اور صدقہ کرے (یعنی پچاس کے لیے صدقہ ہے) صحابہ نے دریافت کیا: اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: ضرور صدقہ کی حد کرے، صحابہ نے کہا: اگر یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: بھلائی کا حکم دے، صحابہ نے پھر دریافت کیا: یہ بھی نہ کرے؟ آپ نے فرمایا: بھلائی سے باز آئے، یہ بھی صدقہ ہے۔“ (بخاری و مسلم)

تم ملاحظہ کرتے ہو کہ سناٹروہ اپنی ذمہ داری ادا کر کے تم محتاج صرف کرتے ہو کہ کسی انسان کی ضرورت پورا ہو، اس کے کام میں تعاون ہو، انکی کاظم کرنے میں وقت خرچ کرتے ہو، اور ان میں غم سے روکنے اور شرم سے باز آنے کے لیے بھلائی اور خیر فرمائی کرتے ہو۔

پھر ہم سبھی ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔



مشتی کے ادا دریا پر

میں نے تجھے دیکھا تھا، وہاں پہلے پہلے تیرا چہرہ  
تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا  
تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا  
تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا  
تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا  
تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا، تیرا ہنسنا تھا

کاموں کی غصہ اتھا ہوتا ہے جو مشغول رہتا ہے



ہے جہاں تھالی نے انہی کو حلا کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿مَنْ يَرْزُقْ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ﴾ (الانعام: ۱۶۶) یہ کسی شخص کو کس سے کس طرح سے کس طرح سے کس طرح سے (الانعام: ۱۶۶) کیا وہ شخص جو اس کا حق سم نے اس کو زندگی دلی اہم نے اس کو دیا جس کی روشنی میں وہ لوگوں کے درمیان چلا ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو دیکھی میں بہادر وہ اس سے نقل نہیں سکتا۔

یہ حقیقہ دلی میں ہر زندگی کے بعد زندگی پیدا کرتا ہے اور دیکھی کے بعد نور صاف کرتا ہے اسکی زندگی جس سے ہر چیز کا صحیح ذوق تھا، اور وہ دیکھی دوسری حس میں تبدیل ہو جاتا ہے جس کا وہ اس زندگی سے پہلے چاہتی تھی تھا، اور اسکی روشنی جس کی کڑوں میں ہر چیز کی نظر آتی ہے۔

زندگی کی اس نور کی حفاظت کے لیے ہمت پہنچو، یا ضروری ہے جو نقل انسان کو کفر ہم ماننے اور حقیقت سے دور کرنے سے مراد کرتی ہے مگر اس کو دیکھا اور ظاہری زندگی سے مراد کرتی ہے اس کے بعد ایمان اور زمانہ کی تلاش میں ہماری ہوئی اور زمانہ کے دور سے لیں ہوئی ایک ہی امت کے ساتھ سے ملنا چاہیے، وہ زندگی اور حقیقت ہے جس پر نبی کریم ﷺ نے ہر صحابہ کو لکھ دیا کہ ان کی وصیت کی ہے چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ "مَنْ يَرْزُقْ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ" (الانعام: ۱۶۶) "انہی کی تحریک ہے جس نے ہم کو حلا کے بعد زندگی حلا کی۔"

تاریخ اسلامی کے مسلمانوں کو موجودہ دنیا میں ان کی حلا کے

بھار کیا کے تمام کاموں کا غلام ہے کہ بیوی نے اپنی جہل کھنڈگی کے نثر کے  
 ساتھ ملا، لڑتھاہیں کے بھر ہونے کی وجہ سے نہنگی بھی بھامنگی تھی، ہم نے  
 صاحبنا علی ای دین کی میرت شہنچہ چاہے کہ کھ کھسے مان مات بھٹکا بھٹکا مسلسل  
 کرتے تھے اسی طرح سے بیوی نے ایک ساتھ دیکر و تسلیم اور جو بھدا صحت کی  
 قیامت کا کام انجام دیا۔

امام حسن البہر پل در دستوں شہر لڑے ہیں:

جو قرآن کی حواہ کر دیا کسی کتاب کا مطالعہ کر دیا کچھ منہ، بھر مال اپنے ہاتھ  
 کا کوئی حصہ لاتا ہر لڑکھو۔

جو قہر دار لڑا ہر کا کھ سے تیرا وہ ہیں، اور وہاں کے ساتھی کے ہاتھ سے قاتل  
 لانے کے لیے تھلائی کر دیا اگر قہار دے پاس کوئی کام ہوتا تو اس کو کم سے کم ہاتھ  
 بھریا کر دے۔

وہی ان پچھلے لوگوں کے نزدیک بھینڈ لگتی تھی۔

توسوں کی ترقی کا میزبان

وہ شہر کی پستی ہر لڑا ہر کی قیمت کہ وہی نہ کرنا تو عسوں کی زلی بھائی کہ ہم ضرر ہے  
 جو جب ہم کسی ایسی قوم کو دیکھو گے جس کے لڑکھوان اور لڑکھو سے راحول پہ لڑ جائے  
 خانوں میں ہے مقصد بھر ہے ہیں، وہ جانتے نہیں کہ وہ کیوں بیٹا کھے گئے ہیں، وہ کیا  
 کہہ ہے ہیں، جب وہ کو بھوک ماتی جلتا وہاں بکھاتا ہے چلے جاتے ہیں، ان کے  
 ظن و بات جو کچھ دشنام میں کوئی فرق نہیں، وہ لڑکھوان کوئی مقصد نہیں جانتے، وہ نہایت ہی

زور دے کر بھٹکتے رہتے ہیں اور ایسے ہیں کہ تم سے کہہ نہیں سکتے کہ یہ کون سی چیز ہے یا نہیں۔  
جب تمہاری نظریاتی فکر پہنچے تو کہو کہ یہ وارثوں کا ہے، اس میں کوئی  
ذمہ داری نہیں۔ یہ ہر طرف کی فکر ہے جس کی کیا بات۔ میں نے فرم دیا ہے۔

اور منہ للباسیں معلوم ہوئی وہ محسوس ہوئے ہیں۔  
ان چاروں پر ایک ہی اثر ہے۔ تو ان کو چاہئے کہ ان کو زندگی میں شمول ہو کر۔ تو یہ  
ہے۔ جب میں نے مغربی تفریب کیوں میں تو مجھے ایسا کہہنا شروع کیا ہے کہ  
تفہیم اور غور و فکر کے بعد معلوم ہوا کہ اعتماد نے ان پر اور ان کیوں پر ایک طویل  
مدت تک حکمت کی ہے، اعتماد کی نے ان میں "تواضع" کی ایک ہی صورت پر  
بھروسہ کیا ہے کہ ان کو حقیقت سے انکار اور صورت میں تبدیلی نہ کر دے گا  
ان کی ذمہ داری کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عاقل اور ہلکا سا ہیں، ان سے بھی آگے نہ  
نروں کہ ان کو وہ مسئلہ کسی نامزد تکلف نہ رہے تو ان کو اس مشکل کی طرح انجام  
دیتے ہیں۔ ان کے مفہوم اور ہدف سے مائل نہیں رہتے بلکہ وہ اپنے ہدف کے پلانے کے  
حفاظت میں ہیں۔ اس پر تین طریقہ ہمارے کہ ان پر اعتماد ان کو اس سے کہہ دیا ہے  
ہو کہ ان کیوں پر قابض ہے، ان کیوں کو اس وقت دیا ہے ان کی یہ وہ وہ کہانہ  
رہا ہے جس کی عقلوں کو عقل نے زیادہ ان کے طریقہ زندگی کو سمجھ لیا ہے۔ یہ  
لوگ جو اعتماد پر ہیں، اس کے اندر چھتے ہیں اور ان کی۔ کہ وہ ہم کو  
اقدار و تجربہ کی تعریف کرتے ہیں کہ اعتماد کی یہ بدولت یہ سب کچھ ہمارے لیے  
کھنڈ ہے اور ان کی ذمہ داری کے کام آسان ہو گئے ہیں۔

جب میں بعض ٹکڑوں کے چند گز پین لکھوں میں گیا تو میں نے وہاں کیا کیا؟  
 میں نے چند گز پتوں کا پتہ لکھ دیا اور ان ٹکڑوں میں سوکھ کا ٹکڑا لگا دیا  
 دیکھا میں نے ان کو دوسرے زمین پر بیکار پناہ دے دیا، لکھا تم تل میں سے قریب  
 ہی ہے۔ میں نے اپنے ہل میں کہا: اگر یہ لوگ میرا بھی حرکت کر رہا اور وہاں تمام  
 جہاز اور سائیکل کی کئی کئی ہزاروں ہل سے گھبراہٹ مہلانی اٹھائی اس زمین پر داخل  
 رہیں جس کی مسافت وہیں پہنچنے سے بھی نہ پانچ فٹس ہے اور وہ خود گاتے کی کوشش  
 کر رہے ہیں۔ لوگ بھوک سے ٹھٹھکی رہے ہیں۔ اگر حکومت ہی ان لوگوں کو کچھ دے تو میں  
 بیکار نہ رہتا اور ساری قوموں سے ان کے نام پر جنگ مانتے کے بجائے اتفاق ضرور  
 پیدا ہوئی طرف ان کی رہنمائی کرتے یہ زمین میں تھکے ہوئے لوگ کھائے ہیں، اگر  
 ان لوگوں میں مسلمانان شیعہ وہ ساری ہزاروں تواریخ و کتابچے کر سوت۔ کھانا کھانے پر ماضی  
 نہیں رہے۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے ایک سہاگہ کو بھنی کر کیم علیحدہ کی طرف۔ سے وہی کئی  
 رہنمائی کو یاد کرتے "انگرم میں سے کوئی رہیں لے اور مجھ پر جا کر کھڑا ہوں پتے پر  
 ہوں کے لیے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پکڑائے، لوگ اس کو دیکھ کر  
 کہیں "اور وہ غلیظ نظر رہے ہر قسمی اللہ کی بات سمجھنے سے آپ نے فرمایا میں کسی قدر  
 کو: لکھا کہ میرے پاس آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ کوئی کام نہیں کر سکتا  
 دوسری باتوں سے کہہ رہا ہے۔

۱۲۔ مقررہ امدادی کے اعتبار سے بعض عیون نے ہر پانچ ٹکڑوں سے ہر ہفتہ دس کی  
 بلکہ اسی کی آمد سے اس سال کی کسی کے ہاتھ لانا سنا ہے اور اس وقت تک وہ اس کے







۶۲۔ مسلمان چین پر ۱۶۱۲ء میں نے حملہ کیا، حکیم نور کے مالک نے عمان کی بہت بڑی حکومت چھی، ان کے ذہن بہت بڑا تھا، وسیع سرزمین پر بادشاہ تھا، کیا یہ مسلمانوں کی فتح کے لئے واسع حصار تھا؟

۱۔ ام یمنیں ہیں، چینی ارادے لائق ہیں، ہمیں مسلمان وقت پر اس کے سوالوں کو سمجھ کر تے اور تے تھے، فی کما رانا کے، لکھ تے تھے، ان لوگوں کو ایک ایسا کر دیا، بے ہنگامی نے اپنے امراؤں کو کھو دیا، ان کے نزدیک ہمارے ہمارے یمنیں ہیں، جب الیام ۱۶۱۲ء میں نے اچانک حملہ کیا تو ان کی بات بچوں کی باتوں سے زیادہ اہم نہیں تھی، مانہوں نے کہا کہ ہم کوئی مسلمانوں پر حملہ کر سکتا ہے؟

مہذب و متحکم انسان جو اپنے نفس اور اپنے وقت کی قیمت جانتا ہے وہ تحریک انگیز کامائے فوج مہذب ہے اور ذلت و غلامی نہیں کرتا ہے، جاپان تھوڑی سی مدت میں اپنی کوششوں اور کمزوری سے کل ترسب سے زیادہ ترقی یافتہ تھی، ملک بن جاتا ہے، پیداری کا راستہ صرف وہی سولہ میں طے کرتا ہے، اس سے زیادہ نہیں، جب کمالی راستہ پر چلے گا تو یہی ہے۔

کیا کہنا اس بار کی توقع کر سکتے ہیں کہ جاپان کے لوگ سو رہے تھے اور خواب؟ کئی مشہور ہوش تھے، انہوں نے دن رات محنت کی اور اپنی عمر کی ہر منٹ سے استفادہ کیا، جس کے نتیجے میں انہوں نے اپنے ملک کو آباد کیا اور اپنی قوموں کی زبان بولائی؟

انہر جاپان ۱۹۷۰ء کے پورے پورے مسلمان نہیں کر سکے؟ حالانکہ مسلمان

تمام سیاح و سائل کے مالک ہیں ان کے پاس سرسبز و شاداب زمین ہے، انھیں بھی زیادہ ہے، ہے انھیں اولاد ہے، تہہ ہی رختا لٹی تجربہ بھی ہے، تجربہ گاہ کا انہیں ہے اور سب سے زیادہ گہری پانی خریدنا بھی ہے، خوشحالہ انداز ہے، انھیں دیکھو جس کو تو قمبر اللہ علیہ صلوٰۃ و اعلیٰہ و سلمو کہم انکم اصغر مملکت و اولو عبدالعزیز حضور پھر (الملک ۲۹) "لا اثم بکرت ہے جس کے ہاتھیں حکومت ہے اور وہ مہر حق پر قادر ہے جس نے صوفیہ دنیا کو دیکھا کیا ہے؟ کیا تم کو تو زمانے کہ تم میں کوئی نیک عمل کرتا ہے، روح ازہر و سعادہ روح و مقدرہ کرنے والا ہے۔"

**وقت ہی زندگی ہے**

**وقت قوموں کی ترقی کا میزان ہے**

ہم اپنے لہو قاتل کو کیسے کار؟ نہ ہائیں؟

جو غالب غم پہ مٹی میں کٹا می کرتا ہے اور اپنے وقت ضائع کرتا ہے اس کو اپنے کام کا نتیجہ امتحان کے وقت معلوم ہوتا ہے، جو روز و رات وقت بیکار مٹا لیتا ہے اس کو مہینہ کا ٹکڑا ملتا ہے اور ماہ کے ال اچھل کے سو حق کے لیے بھی دیکھیں، اور دیکھو ماہ کے ہر گاہ رہا کر دیتی ہے اس کا شمار انہماکی پر سامنے قوموں میں ہوتا ہے، اس لیے قوم کے تمام بچا گاہ کا بہت بڑا لیس کٹا اپنے وقت کیسے نکالے گا؟ ہاں ہے؟

۱۔ کسوں نے طے قافوں میں اپنے وقت گزارا ہے مالاں اس کے پاس نہ رخصت زمین ہے، اگر حکومت اس کے ضمیر کو بڑے قمبر دیتی اور بڑے ہمارے کچھ حاشے کے لیے

فحش لاکار کے تو دار اعزق جعفری کات کام پانچمہ چھ مہینوں سے اپنی نظر اور اند  
کر تے ہی مجبور ہو جائے گا۔

میں سزا دینا نہیں آتی کھوٹے یہ نالی صلاح دیں میں کھمبوں کی آواز کی بھر جڑوں والی  
کے حقوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے تیار تے ہیں، انرا ان کے معاملہ بہت پر فحش دیوں  
مکتہ تکمیل کے لئے ان کے پاس کی اور حرا رت آواز دے جائیں۔ مگر۔

جو نیکمر جیل پر تیار تھری ہا رہا وہی تھریاں ہیں نہ ان ملکوں میں بھی چلی  
شیر چاہی سے نہ ان کو در آ رہا ہے۔ انھیں ان چاہاوش منہ نہ سمجھا رہا ہے ہر  
میرا ذوقی ہو رہی ستارہ جہاں بھی ملکوں ہو، روحانی ہیں مگر کس جاتی ہیں جس۔ کہ  
جیو میں نہ رہاں کہ تیرے میں انم متہ بند تھیں رکھتے۔

یہ فوجی پانچ نظروں میں پائے جس کے لیے ۲۰ جاتی پہنچے قربان کر لی۔ جس میں کے  
ایر جیہاڑہ جاتی ہے، اس کو کثرت وہ فحش ایسی ہوتی ہیں جس۔ کہ ہر آدمی کو ہر  
سافور جتے چ فحش اس نے نہ کوئی ملک نہ نام ہر آدمی کی کتیرے پانچ سو  
اس کو ہر ملک، کہ یا کھاس کا منظر کرنے۔ کہ، لیے، مشال زیر ہے، وہ مستط  
قصرہ مذکورہ و طہیم نکر ہر مالدیس کے (ادخل ۵۰) "پھر فحش خودی پانی رقم  
کی، جہاں ایک ہزار سو ہونے لگے تھے۔

میں جہاں تک کہ حکام حکومت نے اپنی تمام ہر قسم کی پادتی کرنے اور اپنے ہر شک و شبہ  
پر غائب کرنے کی، وہی ہیں، وہ حکومت کے لیے پکی کئی، انہوں نے خود ان لوگوں کا تعلق  
اور پیدوار کے ساتھ سے ہٹا کر اپنی علی قوس کے لوگوں کی ہر سوئی کرتے اور چھوٹی

دیجئے مگر تیار کرنے پر تیار ہو، یہاں کی آمدنی کا انحصار دوسروں کو تکلیف دینے کے خاصہ پر ہوتا ہے۔

ان جیسے لوگوں کا دوسری قوموں کے ساتھ کیا معاملہ ہو سکتا ہے جنہوں نے وقت کا احترام کیا، اس کی قدر و قیمت پہچانی اور اس کو پھیری کا کام، تعمیر و ترقی کے اداروں میں تھریل کر دیا؟ ان کا امت اسلامیہ کے ان عزیزوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے جن کو خارجی امت کا لقب دے کر لوگوں کی فحش رسائی کے لیے نکالا گیا تھا؟

بلکہ اٹھائیویں تعلیمات کے ساتھ کیا تعلق ہے، مثلاً وہ احقر نے فجر کے وقت کی، چاشت کے وقت کی، صبح کی بھر کے وقت کی، رات کی اذان کی قسم کھاتی ہے، اگر کیوں؟ مسلمانوں کو اسلامی معاشرہ شریعت کی اہمیت پر دلالت کرنے کیلئے ہی قسم کھاتی ہے۔

مغربی محققین نے سیکڑوں علمی مقالات لکھے ہیں اور سیکڑوں ٹریٹنگ کنفرس جاری کیے ہیں جن میں بل ہور انسان کی طرح دولت کے محاصرے میں رہنے کے اہم عنصر کے طور پر وقت کو منظم کرنے کی اہمیت کی بات کی ہے، یہی تفہیمات اہل انسانی زندگی کی اہمیت ہے، جہاں کی دولت سے رہے ہیں، وہ ان کی نیا دنیوی اور دنیوی کی کاسوالی میں انہیں کے توجہ میں دیتی اور تکنیکی میدان میں سرمایہ کی ترقی میں اس کا کاروبار کی گراما حاصل ہے۔

مسلمان ان تمام مسائل پر جاننے والے دوسرے تمام امور پر سب سے پہلے کی بنیاد پر وقت پر توجہ دینا ہے، مثلاً قرآن انا ہے، اور صرف ان کے مقصد سے وقفہ

و تیسری و سب سے کم اہمیت والی بات کہ میں تو عموماً انیسویں صدی کے  
 حصہ کے فنکاروں سے متعلق ہوں۔ (۳۳) ”سوچی اور چاہو ایک دستور ہے براہ  
 تہذیب کا۔ میں نے دیکھا اور سیکھا کہ ہائی ہوئی پرچہ صحتی، ان کے ہاتھ کی ٹھٹھوں کو  
 ٹھارہ پر ٹھارہ کر پاتا ہے۔“ وہ اس جگہ کہ تو لیا ہوا ہے جو جسے ہندو جس  
 قبل و منہ ہر حفظہ اس قرآن کی بدلتا اور انقلوباً ہے (تقریباً ۱۹۵۰ء) اسی  
 نے مادہ دین کو جو تے مدتے بتا دیے اس شخص کے لیے جو صحت و صحت لکھتا چاہے یا  
 ٹھکرا کر چاہے۔ اسی کریم علیہ السلام نے فرمایا: انسان کے قدم تیا صحت کے اس میں  
 جتنے نیک نہیں ہیں گے جب تک اس سے جو پرچہ اس کے بارے میں وہی  
 نہیں پہنچے گا۔ اس کی عمر کے بارے میں اس کو پہلے نظر، اس کی جوفی کے  
 بارے میں، کہاں صرف کیا۔ اس کے ہاں کے بارے میں کہاں سے  
 کنو اور کہاں کی کیا اور اس کے طے ہوئے بارے میں کہاں پر یہ عمل کیا۔

آپ صحت کے یہ بھی کر لیں کہ وہ ٹھٹھوں سے پہلے چلے جائیں اور  
 قیمت بانو، سوہ سے پہلے زمرہ کی کوہ چاپ سے پہلے خانی کو بھرے سے پہلے ب  
 تیار کی کو بھاری سے پہلے صحت کو اور مشغولیت سے پہلے فراغت کو۔

فراغت ایسا وقت ہے جس سے اکثر لوگ غفلت رہتے ہیں، اس کا شکر  
 بجا نہیں دیتے اور اس کی توجہ نہ دیتے رہتے، یہی تو بڑے بڑے نے فرمایا: ”مذہبی  
 شعور میں سے رنجشیں ایسی ہیں جس کی بہت سے لوگ قدر نہیں کرتے، صحت اور  
 فراغت (انتظامی) آدمیوں سے اوجہ مٹ کا فارغ رہنا بہت بڑی نعمت ہے، جس سے وہ

اس صحت کی ناگہری کرتا ہے تو اپنے اوپر غواشاہ کے دواؤں سے مکمل دیتا ہے اور شیخوں کو پھا کرنے کے بجائے نگہبان بن جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کو پھیلنے میں جتا کر دیا جاتا ہے اور اس کے طریقہ ان گنپ کو بھیج دیتا ہے۔

نئی کریم علیہ السلام نے فرمایا: ”جنت والے کسی چیز پر حسرت محسوس نہیں کرتے صرف اس وقت ہی حسرت کریں گے جو جنت کے ذکر کے بغیر گزار دیں۔“

ذکر سے مراد یہاں وہ کلمہ ہے جس میں خدا کی شانہ کی تعظیم بیان کی گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ انجام بھی ہے جس سے امت کو سعادہ نصیب ہوتی ہو اور اس کا رجحانہ برکت ہے۔

عَلَّامٌ قَلْبٍ عَمِيرٌ قَانِطٌ لَّهِ اَبِی الْمَحْضُوفِیْنَ وَنَوَافِیْ

آئی کی دل کی جھڑکیوں سے کتنی چیزیں کھینچ لی گئیں اور نیکوئیوں کا نام ہے۔ اسلام کی فکر میں وقت ہر لمحہ بے جواز ہو جاتا ہے اور مسلمانوں سے قیامت کے دن صرف اس کی عبادت اور ذکر کے بارے میں ہی پوچھا جائے گا لہذا اس کی عمر کے بارے میں بھی سوال ہوگا (اور ہر حسین کو اس کا نام ہے تاکہ اس نے اپنی عمر اپنے ساتھ بند دیا اور ملک کے خلاف شہادت کی دلی گواہی لائے) جنہوں میں نتائج کر دیا؟

اس کی برائی (علاقہ اور گورنر کی مخالفت کی بنا پر) کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس کو کیسے استعمال کیا اس کی بھرتی کسی لفظ اور دوزخ میں اور غواشاہ کی تکمیل میں صرف کیا غامض اور نیک معاشرہ کی تعمیر میں کیا؟



ذکر میں مشغول رہے تھے، ایسا ہی کر لیں، تمام مہمانوں کے گھروں میں، دواں دواں  
 پہنچے، ساجدہ صیحت کرتے تھے کہ تم کوئی کام کیا کرنا؟ اطفال اور عیال کے ساتھ کرنا  
 کے کام بہت اور آپ کا دیر یہ تھے، اور ہر قسم کی مہارت ہے، اسی وجہ سے انہوں  
 نے سیاحت و قیادت کی، دیکھیں کیا کیا، ماسٹر ٹیچر کی اور خراج تمہیں حاصل کیا،  
 عمر میں خطاب رضی اللہ عنہ بیکاری و قسمل اور بے کار وقت گزار رہی کو اپنے کرتے تھے،  
 آپ کا قول ہے: ”مجھے پتا ہے کہ میں تم کو پچاس سال کا دیکھوں، زندہ یا کائنات کا  
 کو صحت حاصل نہ کرنا کوئی کام“ (۱)

یہاں کی صرف بات کیا اور پیشی نہیں تھی، بلکہ یہ ان کا رتی واحد عمل اور  
 طو ک تھا، نہ صحت کو برقی سے پہلے اور عیال کو صحت سے پہلے سمجھتے تھے، نہ  
 صحت کی قیمت جانتے تھے اور اس سے قائم نہ کرتے تھے۔

انسانی مہم کو، کیا، روایات و ماحول، امثالہ، الاک، مہمراہ، مہمراہ،  
 طب اور دین کے عیالوں میں مسلمانوں کے کانا میں کو دیکھا جائے تو معلوم  
 ہوا کہ مسلمانوں نے اپنے وقت کی حالت کیسے بگڑائی تھی، اسے نہایت پر کیسے سمجھتے  
 لے جاتے تھے، اس کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے دنیا والوں کے لیے علی خزانہ بھڑا ہے  
 جہانناوی کی طو رتی کی بنا ہے۔

۱۰۔ ابو یوسف رحمہ اللہ کے شاگرد امام حنفی امام بیہقی حرام فرماتے ہیں کہ میں  
 ابو یوسف کی حیا سے کئے لیے گیا، وہ یہ عرض تھے جب وہ عیال میں لے کر آئے تو انہوں نے



ملاقات کیا، تم اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا اس حالت میں گی؟  
 انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، ہم جلال فرما کر، شاہ اس سے کی نگاہات لے جائے  
 جہاں وہ بجا ہے، پھر اس کی تفسیر میں، محدثین اور مؤرخین کا کام گرامے چہ، آپ جہ  
 انگریزوں کی کتابوں میں سے ایک کتاب لی تھی، وقت سے احتیاط کرنے اور اس کو  
 حصول علم، تدوین اور تصنیف کا ایک کے کاموں میں مشغول رکھنے میں ان کی یہ  
 حالت تھی کہ ان کی تصنیفات کی تعداد اس حد تک تھی کہ ان کی کتاب جہاں ان کی تمام  
 کتابیں تھیں، موشوں نے ان میں آگ لگا دی اور ان کی کتابیں جہاں ان کی تصنیفات تھیں  
 ان کی تصنیفات کی تعداد تھی لاکھ ۵۵۰۰۰ تھی، ان کی کتابوں نے سچے وقت سے فائدہ  
 اٹھا لیا تھا اور اس کو مشغول رکھنے کے لیے سے واقف نہیں ہوئے تو یہ سب کہہ  
 نہیں سکتے۔ (۱)

۱۲۔ اس طرح ابھی بھلائی فرماتے ہیں: "مفسران کے لیے ضروری ہے کہ اپنے زمانہ  
 کا احترام کرے اور اس وقت کی قیمت بچائے، کوئی نگاہ کتاب کے کاموں کے علاوہ  
 میں خاص نہ کرے اس میں غفلت سے غفلت یا غفلت کی ذمہ داری کے لیے چلی کرے  
 میں نے عام طور پر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ عجیب و غریب ایمان میں وقت گزارتے ہیں،  
 اگر بات چلی ہوئی ہے تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں یا ایسی کتاب کے مطالعہ میں جس میں غفلت  
 و غیبت کیا گیا ہے، اگر بات چلی ہو جائے تو سو کر گزار دوں گے، میں نے یہ کہہ سکتا  
 لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اسے وجود کے مقصد اور مطلب کو جاننے میں، وہ تو خدا پرستوں کی



زین کو ہمارا کرنا، بی بی، چھری چار کرنا اور سر فقیر کرنا اور مثل کو کھڑوں سے خال کرنا چاہتے ہیں تو دو سال تک اس کام کا طول بکڑنا سمجھ لیں۔

سب سے پہلے ہم زندگی کی بنیاد اغانی کا نہیں، اصنافی صورت کو اس کی صورت کے ساتھ ملا دیں، اس کے بعد ہم زندگی کو اس کی آگے بڑھ کر خاک کا انکلا کر دیں۔

موت کے ساتھ ہماری ملاقات کا وقت صحیح ہے، ہم دنیا میں پاؤں مریض وقت مہرہ پہاں کے حضور غار میں کھڑے ہوتے ہیں، تجمل دور کا دوری کے ہم کو اس سے بھی رہائی ملی ہے کہ قسطنطنیہ کی چلنے اور دور کے ساتھ کیسے گئے ہر دہائی دور دی کہ ہے مجھے وقت کا طیارہ رکھا جائے، کیا یہ صحیح ہے کہ مہرہ وقت سے ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ تاخیر سے سو نہا جائے، کیا تم نے اس وقت کی تمہارے نزدیک اور تمہارے انکار کرنے والے ہر صافرا کے نزدیک اور قیامت کا اعلان لکھا ہے؟ پھر کراہنے اس کی صوفی قدر و قیمت انہیں کی وجہ سے ہونے والے لکھائی انکا ہمدردی ہمہ کی اصناف کے فیاض کا تصور کیا ہے؟

کیا تم پہ پتال کرتے ہو کہ ہم ناہاکہ کہنے والے سرخیل گھٹا کے لیے مجھے کچھ کھڑا ہے پھر ہی چھری کی ڈرہ داری ہونے کا دوری کرتا ہے یہ ممکن ہے کہ اپنے کاسوں میں کامیاب ہو جائے گا جب کہ بعض لوگوں میں سب سے نیوا وقت برادر کرتے ہیں اور اس بات کے سب سے زیادہ حریف ہیں کہ اس حریف میں ہی سے کوئی سوال نہ کیا جائے؟

نہایت گہرا ہے، کسی کا انتخاب نہیں کرتا

انہی صفاتی افراد ہے (۱) کہ وہ ہمیشہ ہم پر فتویٰ الہیہ کا رخصت ہے (۲)  
(۳) ان کے پاس (۴) "جس دنیا میں کوئی نہیں سمجھتا تھا کہ وہ دنیا میں صرف ایک نام  
موجود رکھے تھے تو کہیں نہ ہی میں ایک غریب نکل ہے نہ جو دیکھی کہ دنیا میں کسے۔  
اگر ہم نہ انہی کو حقیقت اور حقائق سمجھتا تھا کہ وہ حق تعالیٰ کے ہر ایک عمل میں  
کے لئے تو وہ ہم سے فرما رہا ہے کہ وہ انہی سے نکل جائے گا۔

اولیٰ کردے کے لئے ان کی لاشیں کاٹے جاؤں گے پھر ان کے لئے ۱۰ دن ان کے لئے سے قہر کرتا ہے۔  
 واپس یہ طرح یہ لوگوں کی خطبہ وہاں وہ لوگ جو ہم نفسی پہنچنے سے اذیت

زادہ چارہ ہے وہاں کی نہیں آتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو یہ تم پر طاعنہ بنیں انہیں جہنم میں داخل کرو۔ (المائدہ ۵۵) جس دن قیامت آجائے گی، مجرم تم کہا کر کہیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے دنیا (دنیا میں) آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سب فرماتا ہے جو حق الہی جہاد اور طاعنہ کی طرف سے جہنم میں داخل ہو گا۔ (المائدہ ۵۵) یہاں تک کہ جہنم میں سے کسی کو موت آئی ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! مجھے دنیا میں بھیج کر دے تاکہ میں کچھ دنیا میں کچھ دے سکوں۔ (اللہ کی طرف سے جواب ملے گا) میری بات۔

اس سچی کو حضرت حسینیؑ بھری، عرصہ وقفہ عطیہ نے اپنی طبعیات میں اس طرح ادا کیا ہے: "ہر ایک جس میں چھری پڑی ہو، چھری نے اس کا دل کاٹ دیا ہے۔"

ابن آدم: شرعی قہر ہوں، خیرے کاموں پر نگاہ ہوں، اس لیے مجھ سے ظالمی  
انکار کیلئے جب میں علی ہادی کی توقیر میں کھڑا ہوں تو کہتا ہوں کہ "اے اللہ!"

حضرت حسن امیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اے ابن آدم! توجہ  
دلوں کا مجموعہ ہے، جب کوئی دین گزارتا ہے تو خیرے جسم کا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے،  
جب ایک حصہ ختم ہو سکتا ہے تو قریب ہے کہ پورا جسم ہی ختم ہو جائے، وقت خیرے کے  
موجود ہے جب خیرے کو کھانے سے لالہ پانی چلوں گا تو اس میں وہ نہیں لگے ہوئے۔"

وقت قیمتی اور قیمتی چیز ہے

ہم لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ قیمتی وسائل چاہے میں بھی اوقات اللہ کی  
حفاظت پر پوری توجہ دیتے ہیں، یہاں تک کہ انسانی صلاحیتوں پر بھی آج ایک اہم  
ضرر کے طور پر توجہ دینی جا رہی ہے، جانتے رہیں کہ اگر انسانی صلاحیتوں کے بارے میں  
ان کو ترقی دینی جا رہی ہے، لیکن ہم کم لگے ویسے ہیں، محنت کا ایک ذریعہ سمجھتے  
ہوئے اس کو بھی دینی ہی ایسے دے دیتے ہیں، اس کا ایک رجحان کا مطلب یہ ہے  
تکلیف کے لیے ضیاع ہے، عبادت خالص ہوتی ہے لیکن اس کا بدلہ ملتا ہے، بلکہ خواست  
ضائع ہوتا ہے لیکن ٹھیکریاں وہاں اس کو تیار کرتی ہیں، صرف وقت انکا چر ہے  
جو چلا جاتا ہے، وہاں نہیں لگتا، ختم ہو جاتا ہے، اس کا شکار بن جاتا ہے۔

حسن امیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "میں نے ہم کو یہ باتوں کو دیکھا  
ہے، جماعہ اوقات کے اس سے نکلنا ضروری ہے، چاہے ہم ان میں لگے ہوئے ہوں۔"



## تیسرا باب

### وقت کی منصوبہ بندی

جب اچھا ٹکے وقت کی اہمیت پر مبنی ہو تو اسے اس طرح استعمال کرنے کی اہمیت یاد رکھنا چاہیے کہ جو وقت ہم کو ملتا ہے وہ کسی چوری چھوٹی چیز نہیں ہے بلکہ وہ وقت کو ضائع کرنا یا اسے بیکار کرنا ہے۔ اگرچہ

وقت انصاف کا صیغہ ہے مگر اس کا استعمال صحیح

وقت ان پیر اور میں سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اس کی قیمت فی گھنٹہ اور فی گز

چاروں کو ضائع کرنا سب سے زیادہ آسان ہے۔

حکام کیا چاروں کاموں کی قیمتیں ہیں؟

حکام اور اس کی تعلیم اور تربیت کے لیے ہے۔ یہ ہے کہ اس کو ضائع

کرنا اور اس کو ضائع کرنا ہے۔ اور اس کا صرف وہ چیز ہے جو اس کو ضائع کر دے۔

یہ ہے انسان کی زندگی کی منصوبہ بندی اور اس کے وقت کی منصوبہ بندی اور

سب سے زیادہ اہم اور زیادہ قیمتی ہے۔ اگر اس کا صحیح انتظام نہ کیا جائے تو اس کی

تمام چیز کا انتظام ہو ہی نہیں سکتا۔ (۱) یا اس کی طرح میں صرف کہ نہیں ہر سال

اپنا وقت بناتی ہے۔ اس میں انسان اور اس کا اندازہ کیا ہے۔ اس میں اس کی مقدار اور

(۱) اس کے لیے وقت کا ایک نیا نام ہے۔

غریب (کمالی) معین کرتی ہے۔

اسی طرح علیہ ائمہ و اولیاء و عاقلین، طلباء، کفیل، بیٹوں، و سہیلی  
 ہاتھوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقت کی منصوبہ بندی کریں اور اس کا بھی خاص  
 بجٹ بنائیں، مثلاً اس سال کیا کریں گے اور کیسے کریں گے، آئندہ سال کے لیے  
 کیا منصوبہ ہے انہیں کھانڈ کرنے کے وسائل اور وسائل کیوں گے؟ پھر جائزہ  
 لیا جائے۔

کسی ایسے کام کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جس کا منصوبہ نہ بنائے گا۔ مگر یہ  
 نہ ہو بلکہ اس منصوبہ کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے جس کی بنیاد پر جائزہ نہ لیا جائے۔ ثابت  
 ہر کوشش کرنے والے کو اس کا فائدہ ہے۔

وقت کی اہمیت مال سے زیادہ ہے، اس کی منصوبہ بندی، سب سے زیادہ  
 توجہ ضروری ہے، سب سے پہلے سال کا منصوبہ بنیں، یہی جو اولین کام ہے  
 مطلقاً ہر شخص کی حتمی ضرورت ہے، مگر ہم اس سے نیاں تفصیلی منصوبہ بنیں، یہی  
 اس میں چار سے سال کے کاموں کو تقسیم کیا جائے، ہم ایک وقت سے دوسرے وقت میں  
 پہلے وقت کے منصوبہ کو پورا کرنا چاہیے، سو نہانے اور اس مدت میں انجام دینا ضروری  
 کاموں کو پورا کرنے سے پہلے چاہئے۔

اسی طرح کے منصوبہ دار اس طرح کے چار اور وقت دہریہ، اگر ہم کا التزام  
 ہر کام پر انسان، ہر چیز، ہر کام کرنے والی برصغیر اور ترقی کا ارادہ  
 رکھنے والی حکومت کرتی ہے۔



منصوبہ بندی اور زمانہ

بہر کی ملاقات ایک منظر سے ہوئی جو سفلیں تھا، اس نے صبر سے سامنے کاموں کا بھرجینے کا کہہ چھی کیا، ہر معاملہ کا کچھ اندازہ لگا کر جی کو اس کا تمام دیا، یہ دیکھ کر ہم اور دوسرے کے بارے میں تنگی کی اس کے کھریاتی اور ہلکی جھپٹی سے بولنے لگا۔  
رکھا ہزاروں کا ذکر کیا، اس کی آزادی، خصوصیات اور سرگرمیوں کو بیان کیا، کیا کیا۔  
زعیم اور دوسری کنبوں کے بارے میں بتایا، ڈرائنگ ایڈارٹ کے بارے میں تنگی کی۔  
طلباء اور طلباء دیکھوں کا ذکر کیا، سمجھنے کے بارے میں بہترین اعزاز میں بتایا۔

چند ماہوں بعد ہمارے اسی منظر سے ملاقات ہوئی، اس نے ہمارے سامنے عیاضہ بچائی کیا، اس کی تشریح کی اور اس میں اضافہ کیا، اس منظر سے ہم سچ کر لی جتنی منصوبہ کے حاضر میں سے ایک اہم عنصر کو بھلا دیا اور یہ تقاریر اور بحث اس سے اس کا منصوبہ یہ کسی کا بیان دیا۔

\* سے بدلے والے فہم و صورت اور ہاؤس نظر کوئی کی کیا قیمت اگر وہ حرکت ہی نہ کرتا اور دوسری کو کوئی فائدہ ملتا تو کیا ہوتا؟

\* سے سادہ قیمت کا کیا فائدہ اگر اس میں بھل سی نہ تھے ہوں؟  
فہمی کے سچ بدلے کا کیا فائدہ اگر اس کو ہم سب کی میں بھلا دیا اور دوسری کے  
پروں کا کیا فائدہ اگر ہم لڑی میں بھلا دیا اس کے سبب آدھ بولنے کا اظہار کریں؟

اسی طرح اس منصوبہ بندی اور مقصد کا کیا فائدہ جس کہ ہم زمانہ کے ساتھ  
مروجہ طرز کریں؟



بہر نیکو ذریعہ برطرف ہو کر رہی جائے گی۔ اس مرحلہ میں طالب علم اعلیٰ کی شخصیت تشکیل پاتی ہے۔ اس کے بعد پندرہویں اور دہائی کی کاغذ بناتا ہے۔

ہر مرحلہ کے ساتھ معائنہ کیے جائیں اور ہر مرحلہ کے لیے وسائل اور اس کے لیے روزگار دہشت چھٹی کیا جائے گا۔ اس کی ایک کلمات کا حصول، طالب علم اور اس کے لیے ترقی پر ڈرامہ اور ہر مرحلہ کے لیے عملی طریقہ کی رہنما کتابوں کی تیاری اور اپنے تجربات کو دوسرے علاقوں میں عام کرنے کا کام کیا جائے گا۔ ان تصویروں کی چھٹی اور دہشت کے ساتھ دہائی پر ڈرامہ پر مشتمل منصوبہ تیار ہو گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امت کی یہ دہائی ممکن ہے، اگر منصوبہ پر عمل کیا جائے تو یہ وہ فصل کا شکار ہو گا۔ لہذا اس کے فوائد، اسباب، اس کے افراد، اس کے ایک کے ساتھ اس کے دہائی برقی مانے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے صرف صلاحیتیں نتائج ہوں گی۔

نہ ہر نتیجہ معاملہ اس طرح ہوتا ہے۔

ہر اہم شہر کا کوئی ایک یا دو شعبہ تعلیم اور بہت سے مکتبوں پر صرف ایک شعبہ افراد ہوں۔ مکمل شعبہ ہو چکا ہے۔ ترقیاتی اسکیموں کے ساتھ یہ اسکیمیں ہیں جس کا یہ افراد نے کامیابی سے نکال دیا ہے۔

بیسویں صدی کی چھٹی دہائی میں اسلامی ترقیات سے کسی شہر کا کام نہ کر سکی تھی۔ مصر میں ۱۹۵۳ء کو عظیم وزلی زلزلہ اور لبنان و غار کے زلزلے شروع ہوئی۔ ۱۹۷۵ء میں سی حالات دہشت آئے۔ دوسرے علاقوں میں بھی اسلامی ترقیاتی طرح کے تحت تجربات سے دوچار تھی، اس وقت سے ہر طرف سے یہ طریقہ رہا تھا کہ

الحالات سے نکلنا کیا مانتا ہے؟

یہ سوال خود اٹھا، اس پر ہم کہہ لو کہیں نے غور کیا، محدود و مطلق حالات  
سے نکلنے کے واسطے جسے لیکن وہ معجزہ کاغذ ہے، خصوصیتوں کے حال سے، جو عقیم  
کا ماسوں کا جہام و جے کے لیے ضروری ہوتی ہے، وہ منہ بھلا لیں:

جہاں کا مقصد فخر کی رضا اور خوشنودی تھا، ہرگز یہ ایک مقصد نہ تھا ہے۔ حصول کا  
مقصد مال ہے، وہ مال کو ہر جائز و ناجائز طریقہ سے جتنے کرنا چاہتے ہیں، انہیں  
بے حد پسند ہے، انہیں حکم و پکار کا نظام بلا کر دیکھا، انہیں انہیں کا مقصد  
ثبوت پر مبنی ہے، وہ ہر گنجی و گنجی طریقہ سے اس کو تلاش کرتے ہیں، حصول کا  
مقصد اپنی خواہش کی تکمیل ہوتا ہے، انہیں "تغذیہ" سے "تغذیہ" مراد "تغذیہ" ہے۔  
کیا تم نے اس مقصد کو دیکھا، جس نے اپنی خواہش کا پتہ چھوڑ دیا ہے، انہیں انہیں کا  
مقصد حصول جہاں ہے، جس کے ذریعہ وہ دوسرا دیکھ کر کہتے ہیں، (سب لوگ صحیح  
تکلف ہیں، ہر ایک اپنے مقصد کو لڑ رہا ہے، تو وہ اس کو ناؤ کرتا ہے، بلا کر)۔

لیکن یہ نیک جنوں نے اس منصوبہ پر اچھی طرح غور و خوض کیا، ان کا  
مقصد صرف فخر کی رضا ہے، ان کے لیے اعلیٰ محو ہمارے اس کا حضرت محمد ﷺ  
ہیں، جب آپ کی قوم نے آپ کو مال و خزانہ کو دیکھا، انکے کے ذریعہ شرمناک چاہتے  
آپ نے ہمارے مال و خزانہ کی حرم، اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سونے اور دوسرے  
ہاتھ پر چاندی کو دیکھیں، کہ میں یہ کام چھوڑ دوں، میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا، یہاں تک  
کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو غالب نہ کرے، اس کے خاطر میری جان مٹ جائے، وہ اپنے



ہے، وہ دینی انسان ہے، جس کا اس کے ہم سنگار نے مزے سے سرفراز کیا ہے اور اس کو  
 دیکھ کر دین کی لائٹ کا اس طرح چلنے پھرنے کا کرم و جہد بھی اہم ہے  
 (الامراۃ)۔ ہم نے خداوند انسانی کو لڑنے سے سرفراز کیا ہے۔

دوسرا خط حضرت کیمیا کی لادلی جی کا طبع و کج کردہنی ہے، آپ اس  
 سے درویش کرتے ہیں، جی اہم و دلکش رہی ہو، کہتی ہے، میں نے آپ کا چہرہ دیکھا  
 تھا اور کیرے پرانے دیکھے اس وجہ سے مجھے رونا لگایا، آپ حضرت کیمیا نے فرمایا،  
 یہ تو میری بات ہے، تو خداوند تعالیٰ ضرور تمہارے ہاں کی حد کرے، مگر دین دین ہر اس جگہ ہو، جہاں  
 جہاں صریح طور پر بتاتا ہے۔

تیسرا خط حضرت فرید جی کا ہے، جو کہ ایک ایک خط اس نے  
 اپنا کو ہلاک کر دیا، یہ صوفی مذاہب میں ہے کہ ان میں سب سے لیوا ہلاک  
 ہونے والا ہے۔

بعض باتیں بت پست کرنے والے ہیں کہ ہلاک کرنے والے، پرکھ کر اہم  
 کرنے والے، حق ہیں اور بعض انہی باتیں والے تھے، خیر کو ہلاک کرنے والے اور ضرور  
 معاشرہ کی تعمیر کرنے والے ہوتے ہیں، اس طرح کی باتیں سارے آقا صریح فرم  
 حضرت کیمیا نے خود دعا چاہے کہ اسے شرف ملے، یہاں مسعودی رضی اللہ عنہ کے واسطے  
 شرف ملے کہ یہ سکھایا اور چاہا ہے، اور جیسے رضی اللہ عنہ کے بارے میں ملتا ہے اس  
 امت کا ایمان ہے، صریح تادم رضی اللہ عنہ کے واسطے شرف ملے کہ یہ اللہ کی خواہش  
 میں رہے ایک کلام ہے جس کا اس نے مشرکوں کے خلاف دینا ہے، ان باتوں نے







اور اپنے اس قسم کی خدمت کی ہمدردی کو ثابت ہے، اے تھے۔ ان کو اپنے درجہ کے بارے میں اپنی ذمہ داری کا احساس نہ ہو سکتا تھا، انہوں نے ۱۹۶۸ء کو بھنگڑے میں "بیمیدان الطبہ المسلمین" کے نام سے عمارت کی جگہ امریکی بیعت پر قائم کیا، ۱۹۶۲ء میں لگا پڑی جس کو شمارا بھنگڑے "طوائف" (خوش گیس) کہنے والی، ۱۹۶۳ء میں امریکی اور لینڈ ایجنسی "بیمیدان الطبہ المسلمین" قائم ہوئی، ۱۹۶۷ء میں صوبہ بہار اور آئیر فورسز نے پاکستان مانجھور - جامسام پر ایک وائیلٹ ڈیفنس میں پولی جاتے والی طیارے ٹکروں کے ساتھ رابطہ کا کمر شروع کرنا جو ان کے طریقہ کار کے باغی و سیاسی فیصلے ہیں قائم کیا جا رہا اسلامی طاقتوں میں امریکی تربیت شدہ لوگوں کو پیش مسائل اور تنازوں اور ان کے لئے غلط فہمی کے بعد وہ رستے تبلیغ میں جانے ضروری ہے۔

[illegible]

بہائی کاغذوں میں جو اس سے زیادہ شایع ہے، اس کا نام ہے:

خالات اس کے وقت ہیں اور ان کی طاقتیں آتی، مضبوط ہیں اور ان کی قدر و قیمت زیادہ ہے۔ نیا سم دھرتی کے نوجوان مسلمانوں کے لئے، ان کا ذکر یہ کہ طاعت کر کے ہیں؟ کیا یہ حلال نہیں ہے؟

۴۱۔ جنت کے ایمان، الفروز موقتہ کے چارے، عظیم آتے، ہل سٹلوں کو



اور لڑاکا کے مطابق فرق کرے اس میں حریف عمر و بنی ہاشم کے لڑکائی تو دیکھا، اب انکو  
 مصر کی طرح دیکھتے ہوئے کہتے ہیں: عمر! تم کہاں ہو؟ جاہلیت میں بڑے بھابھ  
 تھے اب اسلام میں بدل ہو گئے ہو! ۱۱

۱۲ "۱۳۴۹ھ میں مغربی سرحدوں کے قبضہ میں مسلمانوں کی غلامت ختم ہو جاتی ہے  
 اور استعماری مراکھ مسلمانوں کے علاقوں کو اپنی شہادت لیتے ہیں، مصر میں انکار  
 خلافت اور نظریات میں عقلی آزادی کے نام سے ہر شخص آزادی کے نام پر مذاہب  
 اختلافی ہونے کا سوس میں ہنگامہ مڑے، مادی کی ہر شے اختیار کر جاتی ہے، یہ اہل  
 اجماعت کی طاقت اور متحدہ روح تھی، اس کے سامنے کوئی جرح تک نہیں رہی تھی، جلالت  
 اور عظمت کی ان کے حق میں تھی" (۱)

امام حسن علیہ السلام نے آپ علی شریعتی سے کہتے ہیں: "مگر عمر اس کی کھلم کھلا عالم  
 اسلامی کے دوسرے علاقوں میں متعدد واقعات رونما ہوئے جس نے عمر کے اندر دہلی  
 ہوئی چنگاری کو لڑکا لایا اور سبیل میں ہو جہاد پر شہادت کا بھانسا اور عمر کی نظروں  
 طرف حوجہ کر دی کہ لو جس، مسلسل کام کیا، عجیب کے اور ٹھوڑی ماستر، چھوڑ دین  
 کے اور ان کا کام کرنا ضروری ہے۔"

نمائندہ اہل تہذیب و تمدن اور ساقیوں کی مرکز کی جن کا دور تھے وہ آپ، علی  
 مرتضیٰ اور پیر کے اس کی آپ کی بیعت کا نام ہے صحیح کیا تھا، ہاں ایک سال اور رہا تھا  
 تھا کہ نام کی سے ہر ایک اس سے کہے کہ لے کام کرے گا یہاں تک کہ مائے حاضر و



مٹا کر نئے ہل کی قیمت بھی گھٹا دیے سوچ کر اس نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور مٹا دیا  
 کیا اس کے نکلنے ہی سے خوش کیا اور پھر ماٹھروں میں لوٹ گیا۔

مٹا دینے کی بجائے اس نے ایک ٹیم عمریہ اور ان کی دھڑ کی طرح اس کے گھر پر چھال ماری  
 اور کوئی نہ کھانے کی طرح مریض کو ایک ٹیم عمریہ کی طرح مٹا دیا اور اس کے مٹا دیے  
 تو اس نے غور سے اس کا سہل کھانے کی طرح مٹا دیا اور اس کے مٹا دیے  
 اس کے پیچھے مٹا دیا کہ اس کے گھر کے مٹا دیے

پاؤں سے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 دیا اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 جس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے

اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے

اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے  
 مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے اور اس کے مٹا دیے



اس کے باوجود اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو یکجہاں  
 دیکھیں اور تبلیغ رسالت جو کسی بھی انسان کے حوالے کی جانے والی سب سے بڑی  
 ذمہ داری ہے آپ نے چالیس سال کی عمر میں شروع کی۔

پھر امتی عربیہ کے دوران ۱۲ سال کی عمر میں پہلی بے اہم غلطی کا ارتکاب،  
 اظہارِ اہلِ ایمان ہے (چنانچہ یہ جہادِ مافیہ السیورہ کا شروع ہوتا ہے) (انکسرت)  
 ”جو ہم میں کو خوش کرتا ہے اس کے لیے ہم مانتے کو مل دیتے ہیں۔“

مضبوط کا مطلب اسباب کا اختیار کرنا

اقدام اور خیر طواری کے ہر عاری کا سامنے کے لیے کیا محسوس ضروری ہے؟  
 یہ موضوع علماء تعلیم کے عالمی فیضان کے قیام کے بعد  
 دونوں میں جادو خیال کے لیے سوز دلنا تھا لیکن آج یہ مسلم جماعتیں تہریل ہو گیا ہے  
 پہلے مضبوطی کو وہی اندیشی چھوڑا جاتا تھا لیکن آج اس میں متحرک رہا گیا  
 ہے اور مضبوطی کا تعلیمی سطحوں میں بچہ مارا جانے والا علم اور فن بن گیا ہے۔

ہم زمانہ کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں، ہم اس کی مضبوطی کر رہے  
 ہیں اس کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟ ہمارے ہاں حضرت علیؑ کی میراث پر غور کرنے  
 سے یہ فرار ہو آپ کی زندگی کے ہر مرحلے میں واضح طور پر مضبوطی نظر آئے گی:

۱۔ اللہ کی طرف رجوع: شیخ محمد کا ایک بھائی زناشیا اور املائی زمانہ نکلا آتا ہے  
 کی لڑائی میں خیر طواری کے خلاف کئی لاطانی پیش کرنے کا مرحلہ اور اخیر میں کعبہ

ماہرِ حرث، تلخی کا سرحد کا پھارہ بنی رہا، شیشا اور سے حکما ذرا اٹل ٹکراتے ہیں  
 اور اٹل اڑکھکی، موت دے شیشا نہ کو شمشیر سے لے کر آٹل ہے شمشیر شیشا آپ نے اور  
 اس شخص سے کہہ جتے امرتہ پیش کیا جن میں بھلائی اور غیر فساد کیا اور جو آپ کو ہاتھ  
 سے اور آپ سے کو کیا تھے، اسکی ساجھیں اور لیت ہیں، تو وہ شیشا نکلا، اور عام میں  
 جے ہاں۔ کہ لکھ کر اپنے قریبی رشتہ داروں کو کثرت دینے۔

۵۔ ہم ہیشک عرف ہجرے کرنے میں مشغوبہ نہ ہوتے ہیں۔

۱۲۔ ہم کو بھی اور دوسری بہت محبت میں منسوب ہندی خیراتی چاہیے کہ وہ لوگ بھلا  
کما کر دیوانہ بن کر قریبی ہوں۔

☆ در صورتی که آب در دسترس نباشد، می‌توان به روش زیر عمل کرد:

۵ بارہ روزہ شریعت حکومتِ اترک نے شریعتی اصولِ عراقی۔

کیا کوئی وہی بات کہو چاہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے من طرف ملامت میں ہر جملہ کے لیے اپنی ذاتی زندگی میں اپنی اپنی زندگی میں وہی نئی حکمت میں دوروں۔ کہہ سکتے تھے کہ تم نے میں۔ دونوں۔ کہہ دے میں انہی کا نام کرنے میں۔ جنگ اپنی ادھر دوروں میں اور مسلمانوں کی تربیت میں ان کو خطرات کے لیے تیار کرنے میں بغیر خصوصیت کے کام ہے؟

انہوں نے کہا کہ یہ آسمانی وحی کا دہرہ، یہاں جیسے جہاں آپ کو بھیج رہے ہیں اور جہاں نرئی تھی، یہ جگہ بھیجے ہوئے ہیں۔ وہی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی لیتی تھی اور آپ کو بھیج رہی تھی، رسول دہرے لیے تمام سال کا ہنگامہ ہی پیش کرتے ہیں،



اسے جو ضروری کی اسے تنہی پہنچا ہے، اس لیے ہر لمحے کے موطن پر ہاتھ رکھ کر اس کی غلطی کا علاج کھنکھانا۔

### ایک حکمت کی بات

ہر وہم دنیا اسلام کے گہروں میں لکھا ہے:

حکمت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کے چار حصے کرے:

✽ ایک وقت اپنے رب کے ساتھ مناجات کے لیے

✽ ایک وقت اپنے غم کے غماز کے لیے

✽ ایک وقت غصے کی کدنگری میں غور و فکر کے لیے

✽ ایک وقت اپنی خرافات کو کھانسنے کے لیے

منصوبہ بندی کے مراحل

۱۔ مقاصد کی تعیین

مسلم علماء و علماءوں کے عالمی لیڈر ریشن IFSO کے بہت سے مقاصد ہیں۔

ان میں سے بعض صحیح ہیں:

✽ عمل خلائی کی واضح پالیسیاں تشکیل کی جائیں۔

✽ سوشل وائن ریشنوں میں اسلامیہ دورانیہ دور کی فہم کی صورت کیا جائے اور اس

میں نے ان کے لئے فریجی اطوریوں کی جماعت۔

جہ فیزیشن کے تجربہ کی تعداد اچھے سے اچھا اگر کم از کم پچاس ہزار ملای  
ممالک کی تعداد کے برابر ۵۵ لاکھ کی جائے۔

یہ غلط فہمی ہندوؤں کی متعدد کتابوں کو منتخب کر کے دو چھ دنوں میں مسلمانوں کو پھینک دیا جائے اور مسلمانوں میں بولی جانے والی بنیادی مہذبیتوں کی ترقی کر کے۔

۴۔ طلباء، محققین کے فکری اور سیاسی پالیسیوں اور نظریات کی اصلاح کی جائے، یہ طلبہیں اگرچہ بڑی حد تک متعلق چھوڑ گئیں ہیں۔ نئے نظریات میں اختلاف رکھ سکیں۔

تخلیہ لایا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے دعویٰ برحق اور سیاسی اور انتظامی نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے منصوبہ بندی ضروری ہے۔

☆ طلبہ کی خدمت: کہیہ میں کلاسز سے لے کر لیسز، فوڈ، پینشن، سٹڈنٹس شپس، کھانے کا اہتمام، اور ملازمت کو ترجیح دے کر لیسز کے لیے عمر پر مروج فراہم کیے جاتے ہیں۔

☆ نئی مرحلہ بنائے روشی مربوطہ ، نئی عمل کے لیے رہنما کتابیں بنائیں تاکہ  
ادب تمام اہل اور طبقات کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے تاکہ سب مشترکہ  
معاہدہ کے لیے کوشش کریں۔

☆ طلباء کی تحریک از سرِجوش کی تعمیر و ترقی کے لیے قیام ہے اور صلاح کی اصلاح کرنے کی ذمہ داری ہے۔

ہمارے مقاصد ہماری صلاحیتیں

ہماری چینی جنگ کے بعد پاکستان سے پرفیسر خورشید احمد نے مجھ سے رابطہ کیا اور کہا: "شعبہ کیمیا میں کیا آپ اپنے دلائل پاکستان منتقل کر رہے ہیں؟ کیونکہ کیمیا کا کام جاسی اور ہاضمہ کی ہے تم نے اس کے کام انجام دے دیے ہیں؟ کیا کیمیا آپ سے کوششیں بھی جاری ہیں؟" میں اس کیمیا کے مقاصد کی مناسبت سے ذکر کر رہا ہوں۔

پہلی لوگ اپنے مقاصد متعین کرتے ہیں۔ اس سے پہلے وہ تمام چیزوں کا اندازہ لگاتے ہیں اور اس کے بعد فکر کرتے ہیں۔ لیکن میں کی فکر صرف وہاں اور وقت مالا مال ہے۔ یہی سب سے بڑا ایرار ہے کہ دیکھتے ہوئے وہ مقاصد کو متعین کرتے ہیں۔ پہلی لوگ تمام چیزوں کا اندازہ لگاتے ہیں اور مشکلات سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کی بلند مقصدیں عالی حوصلہ مقاصد کو متعین کرنے کی بات ملتی ہیں۔ اس لیے ہم نے بھی کیا کیا۔

مقاصد کو لکھنا

میں عالم کی شکل میں ایک شہر جس میں ہزاروں بوڑھی کا احباب مل رہا تھا۔ ہم نے ان مقاصد کو متعین کیا اور بھی لکھا، صرف زبان سے بولے جاتے ہوئے مقاصد اور لکھے جانے والے مقاصد کے درمیان فرق یہ ہے کہ جب لکھ لکھا جائے گا تو اس پر غور و خوض کیا جائے گا اس کو یاد رکھا جائے گا۔ مینٹلوس میں عطا جائے گا۔ جب کسی سوچ ہو تو اس کے بارے میں سوچا جائے گا۔ اس کی باتیں اس میں منتقل اور وضاحت پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ معاملہ صرف مقاصد کے ساتھ حق نمونوں نہیں ہے، بلکہ برائی اور نیک کے بارے میں کسی اصول ہے۔ صاحب فکر اپنی فکر کو بڑی جوش و ہوش سے سمجھتا ہے لیکن جب اس کو لگتا ہے اور اس پر خوب غور کرتا ہے تو اس کو اپنی اس سوچ کی کئی اہمیت ہی نظر نہیں آتی جیسا کہ وہ دیکھتا ہے۔ اور یہ قدرہ معرفت سمجھنے کے نام کو علم دیا ہے کہ علم تلک کر محفوظ کر دیا جائے۔

عقل پسندوں نے ۱۸۴۳ء کو منسوب ہندو اور مقاصد سے متعلق ایک تحقیق تحریر کی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ صرف حق فیصلہ لوگ اپنے مقاصد سمجھنے کرتے ہیں۔ اور صرف ایک فیصلہ اپنے مقاصد کو قائل ہیں، جو اپنے مقاصد قائل ہیں وہ اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

### واقعی اور حقیقی مقاصد

مقاصد سمجھنے کے وقت آپ کو سامنے دو حقائق ہوں گے۔  
 ۱۔ خیال قوت جو صرف حق ہوتا ہے وہی قوت ہے کہ لے، برائیوں کی اصلاح کرنے، ظلم و زیادتی کو ختم کرنے اور عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے کے مقاصد طے کر سکتی۔ لیکن کیا چاہتیں ہیں؟

۲۔ اور واقعی اور حقیقی حالات جو سمجھنے والی قوت میں کامیاب رہتی ہے:  
 ۳۔ تم جن چیزوں اور مسائل کے مالک ہو (کام کرنے والے طریقہ کی تعداد)۔  
 ۴۔ مقاصد کو پہچاننے کے لئے ان کی صلاحیت کی مقدار (پارک ٹیکس میں ان کے لئے) (مالی، سیاسی، فکری کی تعداد) نام سے سمجھنا (انہیں)

۱۱۔ مقاصد ایسا اختیار کیے جائیں جن میں مندرجہ ذیل اوصاف ہوں۔

☆ مقاصد واقعی ہوں جن کو پورا کرنا ممکن ہو، کامیاب، سہا ب اختیار کیے جائیں اور تمام ممالکوں کے لیے مفید برتی جائے۔

☆ مقاصد واضح ہوں، ممالک کوئی جھپٹے گی اور ٹوٹی نہ ہو۔

☆ کامیاب وقت سے مربوط ہوں۔

☆ سمجھنے آنے والے ہوں۔

☆ بلند حوصل ہوں جو قصیدت، معاشرہ، مزارع کے اعتبار کو مدنہ کرنے والے ہوں

بہترین مقاصد کے اوصاف:

☆ بلند حوصلہ ☆ واقعی (جنس کو پورا کرنا ممکن ہو)

☆ واضح ☆ سمجھنے آنے والے

☆ کامیاب وقت سے مربوط

ضروری ہدایات

☆ مقاصد کی قسمیں کے وقت ان مقاصد سے خلق رکھے والے افراد کو شریک کرنا ضروری ہے، اگر خاوروں سے متعلق مقاصد ہیں، تو باہر خانہ خاں والوں کو شریک کرنا ضروری ہے، اگر اپنی مکتبی کے مقاصد ہیں، تو مکتبی کے افسر و اہل کو شریک



۴۲۔ ہم منصوبہ بندی کے لیے کافی وقت نکالیں۔ تاکہ اس پر بہت ساری چیزیں  
سہولت پڑتی ہیں۔

منصوبہ بندی کے اہم اہانت:

- ۱۔ مقاصد کی تعیین
- ۲۔ سرگرمیوں کی تعیین
- ۳۔ نظام اور قات کی تعیین

## یومہ نظام الاوقات (چاٹ)

یومہیات کی چارویں خصوصیت یہ ہے کہ ان کی ادنیٰ ذکاوت آتی شرط ہے، اگر  
خصوصیت یہ ہے کہ ہر کام کے ساتھ چارے چارے بھی ملے ہوں گے اس کا اہم  
ایک خاصہ یہ ہے کہ ہر کام کے ساتھ چارے چارے بھی ملے ہوں گے۔

یومہیات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

۱۔ وقت کا تجزیہ

وقت کے تجزیہ کا مقصد اس بات کو جاننا ہے کہ ہم اپنے اوقات کیسے گزار رہے ہیں؟  
ہماری سب سے بڑی عادت یہ ہے کہ ہمارے کاموں کو بے ترتیبی سے  
انہیں کو روکنے کی بجائے انہیں انجام دیا جاتا ہے۔

ہمارے کاموں کا صرف ایک حصہ ہی ہمارے مقاصد کا تعاقب کرتا ہے  
جب کہ ۸۰ فیصد وقت کام ہوتے ہیں جو مقاصد کی بنیادی طور پر فکری کام  
ہماری اس بات کی قوت کے لئے ہم کو ہر کام کے لئے ہمارے کاموں کو  
بند کر دیں ہمارے کاموں کو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارے کاموں کو ہمارے مقاصد  
سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ایک چھوٹے اور دوسرے ہمارے کاموں کو ہمارے  
کاموں کو روکنے کے بعد ہمارے کاموں کو ہمارے کاموں کو ہمارے کاموں کو  
انہیں کو روکنے کے بعد ہمارے کاموں کو ہمارے کاموں کو ہمارے کاموں کو



کوئی چھوڑتے ہیں۔

جب ہم ہی طرح کریں گے تو ہمارے پاس کافی دولت بنے گا جس کو ہم  
بہت سے کاموں کا کام لے سکیں گے۔  
کیا تم جانتے ہو کہ

روزانہ آدھا گھنٹہ تمہارے کام کے اوقات میں ضائع ہو رہا ہے  
تمہاری سارا دنہی عمر میں ایک مہینے کا ضائع ہو گیا  
اس طرح اپنی زندگی برباد کر رہے ہو

۳۔ اپنے فضاں اور جتنی کے اوقات سے وہ تقویت

ہم ان لوگوں کے ہاں سے میں ٹھیک نہیں کریں گے جو اپنی وقت کی وی ہزاروں  
غرضی کی غفلتوں اور بھولوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ویسے لوگ اپنے وقت کا تجویز نہیں  
کرتے اور اپنے فضاں کو بھٹکتے اوقات پر توجہ نہیں دیتے۔

لیکن ہم جیسے انسان کے ہاں سے مجھ ٹھیک کریں گے جو زمانہ بہ سبقت لے  
جاتا ہے۔ اپنے فضاں کو لے کر اپنے لیے اپنے اوقات کو تقسیم کرنا ہے۔ ہر انسان  
میں جتنی جہت و کد کا تقسیم وقت اور سوز رہتا ہے، اتنی ہی اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں  
مکاں بندی ہو رہا ہے۔ ہر شخص اوقات کم، جب انسان اپنے مکاں کے سوز سے واقف  
ہو جائے تو وہی کے لیے خبر گیری ہے کہ سب سے زیادہ اہم کاموں کو سب سے زیادہ

تک لڑا وہ لڑاوقات میں اچھا ۱۰ سے کم گزرتی تھیں مگر یہی ہر پل کی تھی۔

پوسیدہ تھا سالادقات کو مرتب کرنے کے سہرا علی

اپنے اوقات کی پوسیدہ منصوبہ بندی کا ممبر کی انجام دہی کا پیر تھرم چاہی  
میں ماسطور پر پوسیدہ کھول کی تہرست ہائی چائی سے بڑی۔ ان انجام دہی کے اے انم  
مور مردان کے تھے۔ الاوقات کی منتقلی ہوئی چاہی کے لیے تہرست چلی جی ایں کر  
طوکار کھنڈر کی ہے۔

۱۔ محمد۔ محمد سے خراج نہ جائے تھو۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا  
چاہا تھو۔ یہ اچھا رہا اچھا تھو۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا  
کہ وہ بہت کچھ کرے۔

۲۔ اپنے کاموں کی منتقلی تہرست سے تہرست چلی گیا۔

۳۔ تہرست سے تہرست چلی گیا۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا  
تہرست سے تہرست چلی گیا۔

۴۔ تہرست سے تہرست چلی گیا۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا  
تہرست سے تہرست چلی گیا۔

۵۔ اچھا۔ اس کی اپنی کو تھو۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا۔

۶۔ تہرست سے تہرست چلی گیا۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا  
تہرست سے تہرست چلی گیا۔

۷۔ اپنے تہرست سے تہرست چلی گیا۔ یہ وہ کام جو تہرست سے تہرست چلی گیا۔

## دار کا اصول کو یاد رکھیے

دار سے ۸ فیصد کام... دار سے ۲ فیصد مقاصد کو یاد رکھتے ہیں

دار سے ۲ فیصد کام... ۸ سے ۸ فیصد مقاصد کو یاد کرتے ہیں

۸۔ ہر کام کے لیے وقت تعین کیا جائے، یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ وقت کے ساتھ بغیر سرحد کا کام بھی پورے نہیں ہوتے۔

۹۔ اپنے کاموں کی طرف رجحان کیا جائے اور اپنی غیر متعلقہ کاموں سے بھر پور طور پر دوری کا سوسائٹیز سے نکال دے۔

۱۰۔ ہر کام دوسروں کے حوالے کیے جانے والے ہوں یا کسی دوسری کے حوالے نہ ہوں، دوسروں کے حوالے کرنے سے زیادہ کاموں کی انجام دہی میں تم کو مدد ملے گی۔ دوسروں کے لیے وقت زیادہ سے گزرنے کا سوسائٹیز سے چھٹکارا ملے گا اور دوسروں کے تجربات سے استفادہ کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

## ہمیشہ یاد رکھو

ذمہ داری دوسروں کے حوالے نہیں کی جاتی

۱۱۔ کاموں کی انجام دہی کے لیے بحرینہ مطلوب ہوتا ہے۔

۱۲۔ اپنے وقت کی برکتی کا پالتو نہ ہو کہ ہمارا مشن چلتا ہو یا ضروری ہے۔

۱۱۔ آرام و راحت کے لیے رقت چھین کرنا جائے۔

۱۲۔ چنانچہ سب اہل دیانت کا یہی ماحترم رکھنا چاہیے اور جی بلا مکان اس کے خلاف  
نکس کرنا چاہیے۔

۱۳۔ برتنیہ میں اہل دیانت کام نہ لیا جائے۔

**نفاذ**

جب یہ تم سب کو تمام امور کا نتیجہ اور محقق قہار سے پا کر مراد انہماک و رافضی ہادی منصوبہ تیار ہے گا، پھر کامیابی کی غیر مستحکم ہوگی، ایسی طرف کے اور پھر دکاؤں سے بچنے اور بہتر بن جانے کی ضرورت حاصل نہ رہے گی۔ یہی چہرہ ہر اہل علم کا ہے۔

”یہ بھری دھڑلہ دھڑلہ فرماتے ہیں، ”اسے اپنی آواز دہن تمہارے پاس  
میں ہی پہنچا رہا ہے اس لیے اس کو سناؤ بہتر طوفا کرنا، اگر تم بچہ سوک کر رہو  
تو وہ تمہاری تعریف نہ کرتا ہے، چاہے وہ، اگر پتہ سوک کر رہے تو تمہاری  
خوشنمائی نہ کرے گا، چچو، تم جیسا کہ اس طرح دانت کا بھی سوہ رہے۔“

اسی قانون پر "اسی آئینہ" نے اسے لکھا ہے: "معاذ اللہ! جس  
نئی حق پر میرے اصول کی بنیادوں، اسی لیے مجھے بے فائدہ تھا کیونکہ جب جس  
میں باؤں کی ترقی نہ تھی، اس میں اس کی ترقی نہ ہو سکتی تھی۔ اس لیے  
نہیں کہ اس کے واسطے پاک کے اس پر چاہا ہے بچے سرور لوت سرور و تہوار۔  
اس لیے۔"

اب سناؤ گی سترہ جھڑ ملی بجاوت پر غور کیجیے:

۱۔ اپنی پوزیشن پر قائم رہو، خواہ مارکیٹ کی ہڈی کڑے۔









۹۔ اپنے کام کو مختلغ نہ کرنا ماننا یعنی نے اپنی کتاب "سورہ و التامی" میں لکھا ہے کہ  
 امام محمد بن سلام اٹھارہ سال تک عجم میں بیٹھے ہوئے تھے اور شیخ محمد حسیان کر رہے تھے کچھ  
 عین امام کا قلم ثبوت لیا، انہوں نے امام کو کہنے کا حکم دیا کہ ایک وچہ میں ایک قلم  
 چاہیے، ہر طرف سے قلموں کی دانت شراب ہو گئی، انہوں نے ایک قلم کے لیے ایک  
 دنیا کی قربانی دی، اگرچہ شیخ کے ساتھ ہزاروں روپاں کا کام مختلغ نہ ہو۔

خطیب جامعہ اوی نے جاحظ کے دورے میں نقل کیا ہے کہ جب بھی کوئی  
 کتاب اس کے ہاتھ لگتی تو اس کو شروں کے قطر تک پڑھتا، لیکن آج سرور سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی کتاب کو زبردستی دہلے، البتہ لوگ بھی جلیا فصل سے آگے  
 نہیں جاتے، کیا تم نے مجھے دیکھا ہے کہ وہ ایک آدمی کے دو صوابی فرق دیکھ لیا؟

۱۰۔ دتے ضائع کرنے والی چیز کا حالہ بہت سے کیجیے دتے ضائع کرنے  
 والے لفظ سے مراد غصہ ہے، یہاں مثلاً، منصوبہ بندی اور کاموں کی حوالگی کی ضرورت،  
 انتظامی مسائل، محول، الامور کی عدم صلاحیت، لیکن کاغذاتی ادا کیا ہے، ذرا تھوڑا  
 مٹا دیا اور جہل سے دھکی دیا گیا۔

دتے ضائع کرنے والے لفظ سے مراد غصہ ہے، یہاں مثلاً، منصوبہ بندی، حوالہ  
 دی، بہت کمزوری کی گڑبگڑ، مانگنا، ہنگامی حالات، خطوط کی گڑبگڑ، رہنما اور نفاذ  
 یہاں صرف تم پر ہی موقوف ہے کہ تم ان امور کے ساتھ کیسے پیش آتے ہو۔

۱۱۔ ہنگامی اور خیالات سے چھٹکاروں کے دوران بہت سے امور (کے) میں آتے  
 ہیں جس کو ہم اس وقت ہم سمجھتے ہیں، لیکن ہم اس کے منظر اپنا کام مختلغ کرتے ہیں

ہاگم ازگم تھوڑی ہے کے لیے کل کسی ان میں مٹھوں ہو جاتے جب کھانا کھا کر سے رابطہ  
 کسی شمش چنے کی کھانا اور دوسرے کا مشروب کھا دیکھو وہ اس حالت میں ہے۔ عہدہ دلی  
 جہاں پر مٹھ کر ضروری ہے:

۱۰۔ ان کا کھانا نہ کر دیکھو کہ یہ وقت ہم دہانے آئے ہیں۔

۱۱۔ اپنا کام حقیقی نہ کر دیکھو کہ کئی واقعی ضرورت ہو۔

۱۲۔ ان کا کھانا نہ کر دیکھو کہ یہ وقت ہم دہانے آئے ہیں۔ عہدہ دلی  
 کر لو گے اور اس لیے سے پر نظر دیکھو کہ یہ وقت ہم دہانے آئے ہیں۔ عہدہ دلی  
 ہی نہیں ہے۔

۱۳۔ اپنے کاموں کو پانچ منٹ کے طور پر انجام دے کر پانچ منٹ سے  
 رہا کر لیں گے کہ کھانا کی رائے معلوم کرنا، پھر پانچ منٹ سے تیار کرنا وغیرہ۔

ان کاموں کو پانچ منٹ میں انجام دے کر ان سے بچنا چاہیے۔

۱۴۔ ضائع ہونے والے اوقات سے ذمہ داری، ضائع ہونے والے اوقات کے انتظار میں  
 گزارنے والی حالت اور کاموں کے درمیان ملنے والے اوقات وغیرہ ضائع ہونے  
 والے اوقات، ادارے، قصور، درگاہ سے نکلنا، چہرہ، اور ہم بھی ملاقات سے احتیاج  
 کر رہے ہوتے ہیں، یہ بھی کاموں کا، ہم ان کاموں کی ذمہ داری کر رہے ہیں، جو جن کو ضائع  
 ہونے والے اوقات میں انجام دینا چاہیے، مثلاً اخبارات کا مطالعہ، قرآن کی  
 تلاوت، کسی کتاب کا مطالعہ، کیمسٹری سنہ اڑن پر کسی سے رابطہ کرنا، اپنے وقتوں اور  
 رشتہ داروں کے مطالعہ اور ملاقات کرنا وغیرہ۔

قلیب بلراڈی نے فتح ابی ناکانی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے  
 ہتھین میں کتاب رکھتے۔ جب حوالہ کی مجلس سے اٹھ کر چمے ہوتے تو لہاڑے ہتے جکتے  
 تو کتاب ٹاس کر پلٹے ہوئے چمے ہتے جکتے یہاں سے پلٹ کر منزل پر پہنچتے۔ پھر یہ بھی  
 میں بھی مریج کرتے۔ اگر مریج کر اپنی ضرورت کے لیے کتاب غیب بھی اپنے ہاتھ میں  
 سے کتاب نال کر خوش۔ کرانے جب چاہتے ہیں۔

۱۳۔ اپنے دوسرے کام کی طرف منتقل ہو جایاں کہیں۔ کہیں وہاں وقت شائع  
 نہ کرو۔ کاش شریخ کا ترجمہ۔ ہوں کی قسم سے اہل اذہن کیلئے ہے جسے خوشی نے ان  
 سے چاہی ہے۔ ان کیلئے ہے کہ انہوں نے جواب دیا: ہم اپنے کاموں سے فارغ  
 ہو گئے ہیں۔ ان کی کاشی صاحب نے فرمایا: یہ فارغ ہو گئے ہو ان کی کاظم دیکھا ہے  
 انہوں نے اپنے لیے یہ کہتے ہیں کہ ہم نے چاہا ہے کہ ہم نے صاحب کے اہل شریعت  
 "ہم تم فارغ ہو گئے" (یہ وہی حیات کر لیر آکر ہے)۔  
 ایسے کام اور دوسرے کام کے درمیان وقت کو نہ بھرتا کر۔

۱۴۔ اپنے اہل اذہن کیلئے رکھو  
 ۱۵۔ اپنے مریج اور وقت کا بھی مریج فرمایا۔  
 ۱۶۔ وقت، جگہ اور مریج جگہ سوچنے کے مسائل، سنا بھی مریج کا وقت حاصل کرو۔  
 ۱۷۔ پہلے سے اللہ کی قسم کے خبر کسی کی ملاقات نہ کرو۔ اور ان کو سن کر اپنے  
 اوقات سے استفادہ کرنے میں تیار نہ کرو۔  
 ۱۸۔ ملاقات کے آداب کا بھی رکھو۔

۱۹۔ اکلانت سے بچو، راحت و آرام کے لیے بھی ایک وقت تمہیں کروا لگی اس کی بھی مدد ہو۔ شیخ یوسف قرظی لکھتے ہیں: "حکامی زندگی سچا عین ضروری ہے جس کے دوران کچھ راحت کا وقت بھی نہ کہہ ساری زندگی راحت میں پائے اور بچھڑنے کے لیے کچھ وقت دیا جائے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی کھاتہ نہ کھائے جس کی وجہ سے شک جاتے ہیں اور اسے صوبلے ہیں۔

حکامی اشکل یہ ہے کہ راحت اور آرام اسے حق سے زیادہ وقت لے لیتے ہیں۔ لیکن علماء اسلوب یہ ہے کہ راحت کے لیے مناسب وقت اور اس کے مناسب حد و ہول اور پگھلاؤ کی حد تک نہ بڑھ جائے بلکہ انسانان مشہد چرہ کے ذریعہ اسے نفس کو راحت ہو چلائے جو آرام کے مقابلہ میں بہتر ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: "شعرا کا وہاں لے آؤ، حرث انہا شہد کہ انہ طوبیہ بہ حرث کا اٹا کا کے شک جاتے تو انہا طوبیہ طہانے تھے، پھر یہ ہے کہ انہ صوبہ کے شہر میں راحت کی جو اس طریقہ و کتابت کا احساس ہی قائم ہو جائے گا وہ راحت کے اوقات کی ممکن ہو جائیں گے۔

اکلانت کے اسباب کو معلوم کر کے اس کا علاج بھی کتابت میں ہے اسی طرح سچے کام کرنے کی نگہداشتی کی ضرورت ہے کہ اس کے آگے دھڑکتا ہے۔

۲۰۔ درستی علیہ السلام کو دست اعلیٰ اٹھانے کے لیے درستی پختہ ضروری ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر انجام دے سکے اور اس کے لیے کفایت کے قول کو اپنی ذمہ

دکھو حالات جو کسی مگر اور پھر یہ ہے کہ زور مؤمن کے مقابلہ میں "ہر مل کھلاوت  
 ہے۔" صحیح و سالم جسم میں عقل سلیم ہوئی چاہیے "تو ہمیں اپنی تمام بیماری کے اوسے میں  
 کہتے ہیں: "میں بہت سالوں تک اللہ کے ساتھ رہا لیکن میں نے صرف دوسرے جان  
 کے حق پر شک نہ تھا کرتے دیکھا، اور اس کا کہ مقابلہ میں کوئی کامیاب نہیں تھا تھا۔  
 ، بیماری ظم میں اپنی مشوریت کے بارے میں شک نہ کیا، اور اس میں صدمہ عقل کرتے  
 تھے۔۔۔ سوچنا چاہیے کہ اسے لیجان لوگوں کی وقت اہ کرنا کتنا ضروری ہے۔

۱۸۔ اس وقت کی ترتیب کی پابندی کیجیے اسچے مختصر تک سوچ جائے دوسرے اور  
 پابندی کے تقاضا سے سب سے پہلے ہر وقت تمام اسطرح سے شریعت کر کہ مختصر ہے  
 اور اس میں بہت حد تک سمجھنا چاہیے (الکتب ۱۹۶۶) جو ہم میں کوئی  
 اور پابند کرتے ہیں ہم ان کے لیے اسچے راستے کو مل دیتے ہیں۔"

### بدایہ و ہدایہ کے الفاظ

۱۔ اپنے پیسہ و دولت کی پابندی کرو۔

۲۔ کاموں کو طویل یا انجام دینے والے۔

۳۔ حق کاموں، طویل کرو۔

۴۔ بڑی اسرار میں، خصوصاً قہر۔

۵۔ کاموں کا انجام دینے والے۔

۶۔ اپنے کاموں میں جلی جلا کرو۔

۷۔ طویل وقت پر کام مکمل کرو۔

۸۔ کبھی کام کرنے سے اجازت نہ لےو۔

۹۔ مہینے کام کو قطع نہ کرو۔

۱۰۔ وقت ضائع کرنے والی چیزوں سے بچو۔

۱۱۔ ہنگامی کام کو تیار نہ رہو۔

۱۲۔ پانچ منٹ کا سوا پانچ۔

۱۳۔ ضائع ہونے والے کام کو وقت سے قطع نہ کرو۔

۱۴۔ اپنی دوسری عمارت کی طرف منتقل ہو جاؤ۔

۱۵۔ اپنے دوسروں کی پابندی کرو۔

۱۶۔ کامیاب سے بچو۔

۱۷۔ ورزش کی پابندی کرو۔

۱۸۔ اپنے وقت کی ترتیب کی پابندی کرو۔

مناجعت اور نگرانی

نگرانی اور مناجعت کا مطلب مہاجرہ منسوب کے خلاف کاموں اور اس شخص سے  
کرتا کہ غلیوں کی قسمیں کی جائے اور منجبت اس سے کاغذ اٹھائی جائے اور منجبت اس  
سے بچا جائے۔

فعال نگرانی کا اسلاف نہ ہو ذیل ہے:

۱۔ غور سے نگرانی اور مناجعت کا اسلاف نہ ہو ذیل ہے:  
۲۔ کہ وقت بیکلے سے پہلے کوئی چیزوں کا مطالعہ کیا جائے۔

- ۴۔ خزانہ بنگر کی اصلاح جاری۔ جو جو تھوڑے تھوڑے واقعہ کے بعد لگا کر چلی کر جائے۔
- ۵۔ قضاوی بنگر کی اصلاح اور محنت کا قاعدہ سے نفاذ شروع نہ کیے جائیں۔
- ۶۔ اصلاحی بنگر کی صرف غلطیوں کو دیکھنے اور غلطی کو الٹنے کے مقصد سے نہ ہو۔
- ۷۔ مٹیوں کی گرائی: صرف خطرات سے بچنے کے بلکہ کاروبار میں نہ ہوں بلکہ منصوبہ
- اچانک کو نافذ کرنے کے حالات کے مناسب بھی ہو۔

وقت کے انتظامی مراحل

☆ وقت کی منصوبہ بندی

☆ پرمیکاسوں کی لہرست

☆ نظر

☆ تاریخ اور گرائی

## کاموں پر مکمل توجہ

کاموں پر توجہ سے مواصلاتوں میں پوری طرح منہمک ہو غرق ہونا ہے تاکہ کام اپنی ادھرتی کے باطن سے نکلتا ہو۔

نظام کے بارے میں سمجھنے میں کہ نہ کسی کی طرف بھی دھیان نہ دینی بلکہ اس کو محنت کام اور پوری توجہ دینا ہے۔

ادھر ادھر کا نہ ہونا اور توجہ نہ دینا بلکہ دھیان میں رہنا ہے۔ اپنے کاموں پر توجہ نہ دینا ہے، توجہ نہ دینی عزت کی ہے، ہر وقت جب سال کے آخر میں امتحان کے دن قریب آتے ہیں تو سب طرح جوش و احساس کی تیاری میں جھبک رہا ہوتا ہے، اس کو پھر وہ اس کی توجہ میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کتاب کھل رہی ہے، غلطیوں کو اپنے آنے کی توجہ کے لیے اٹھ کھڑا ہے، پھر وہ سوچتا ہے کہ فی الحال کیا کام باقی ہے، دیکھ کر فٹ بال کا کچھ دیکھتے تھے، اس لیے پڑھ رہا ہے، اس طرح وہ تقسیم کو ضائع کر رہا ہے، اس توجہ میں کام نہ ہو جاتا ہے، اس لیے سب کام بھی خراب ہوتے ہیں۔

مکمل اور بیگانہ لب ہم کی طرح ہر انسان دنیا کی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی ذاتی مشکلات کو حل کرے، توجہ نہیں دیتا تو دنیا کی مشکلات کو حل کرنے میں بھی کام نہ لگتا ہے اور اپنا بھی حساب کرتا ہے۔



ہر مسئلہ کے لیے مخصوص وقت رہتا ہے

اٹھن لوگ تم سے کہیں گے: تمہیں میں مطالعہ پر توجہ دینا چاہی، میں نے  
 امتحان کے دہائی بہت ہی کمائی تھی، انہیں بہت لوگوں سے ہم کہیں گے: آپ  
 حالت کے لیے آپ مسئلہ بتا رہے ہیں وقت صرف وہی پر توجہ دینا چاہی ہے مطالب  
 علم امتحان سے پہلے مناسب نصیب کی کتابوں کے مطالعہ پر توجہ دینا چاہی ہے تاکہ آپ بہت  
 ہے، کسان کے لیے کوئی کام کے موسم سے پہلے ضروری ہے کہ ہارٹ کا موسم شروع  
 ہونے سے پہلے وہاں کا ہے، ان طرح سیاست دان، تنظیم ہر اقتصادنی آرڈر کا  
 حال ہے، ہر وقت میں اس کے پاس تمام مشاورتی کمیٹی اور ہر ایک رہتی ہے وہی  
 توجہ دینا ضروری ہے۔

اٹھن قائم رہیں ہر کام پر توجہ دینے ہیں ایک کام کے اٹھن حصہ میں، کچھ پیدا  
 کرتے ہیں اور اس سے بہت کم اور سے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اس پر پوری  
 توجہ نہیں دیتے جس کے نتیجے میں کام متاثر ہو جاتے ہیں، وہی طرح ہوتے ہیں  
 نہ ہارٹ ہوتا ہے، اگر وہ اپنی پوری محنت اور محنت دینا چاہیے استطاعت کے  
 کاموں میں لگاتے اور دوسروں کو ان کی استطاعت کا کام دیتے تو تمام اسوہا  
 اسٹک سے سامان دینا اٹھن کے مطابق انجام دیتے، سب کچھ اپنی کوشش کرتے ہیں  
 بھرپور نتائج دہرات سے آتے، وہ امتحان مرکزی کائنات میں کوشش ہے ہر کام  
 کام اپنے ہاتھوں ہی سے انجام دینا چاہتے ہیں، انہیں کام کرنے ہیں ہر  
 وہ لوگ تمہارے ہمارے ہیں حالانکہ انہوں نے کاموں میں بڑے تجربات اور وہی

فراغت کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے بجائے صرف امانت میں کام کرنا نہیں رہتی بلکہ کبھی کبھار کاموں کو بھرپور انداز میں انجام دینے کی خواہش کے ساتھ سرگرمی سے لگ جاتا ہے کہ چاہے اس کے ذریعے کتنا بھی کمزور ہو جائے گا، یہ سب سزاوارتہ ہے زمانہ کے گزرنے کے ساتھ مہلکین میں سے اعلیٰ افراد کام کے بخیر انجام دینے کے لیے ان کی اہمیت کو ملاحظہ کرتے ہوئے ان کی صلاحیتوں کو بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس کمال کی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان کے پاس کمال کی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔

### مشقیں کا سرخیل

حقیقت ہے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بہتری ایک ایسی مشقیں کا سرخیل کرنا سب سے پہلی ضرورت کا حامل ہے۔

☆ ایک وقت میں ایک ہی مقصد پر توجہ دینا جو سب سے پہلی ضرورت ہے۔

☆ تجربہ اور ہمت کا ملنا۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک ہی وقت کو باندھتے ہیں، اگر اس سے بہتر اور بھی ہو تو اس کا نام لائے، ان کے واسطے کہ وہ اس کو سمجھ سکیں گے۔

☆ ان کے پاس ہر مشکل کے لیے عظیم طریقہ کار ہوتا ہے یہاں تک کہ ہر ایک مشکل کے لیے ہوگی۔

☆ سب سے پہلی چیز یہ کہ کسی چیز پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے سب سے پہلی چیز یہ ہے۔

۱۔ اولیات یعنی اولاد کا دل کا سروں کی تسخیر اور ترقی کا پختہ ہونا

۲۔ برسرِ گرمی کے لیے وقت کی تسخیر

۳۔ دستارِ ہون کی تسخیر ہو جانی

۴۔ موضوع بحث مسئلہ میں کاملی نہا کہ کام کے دوران اس مسئلہ پر غور و خوض کیا

جائے اس طرح کام سے غافل ہونے کے بعد بھی کر سکتا ہے پھر وہی وقت اس میں

صرف کر سکتا ہے اس کام کو مکمل کرتے سے پہلے اس وقت کے ذکر سے

۵۔ اہم سرگرمی کے لیے اچھے وقت کی ضرورت ہوتی ہے جس میں مسائل کا فوری

صاف انداز میں دستِ رہتا ہے مخلد صبح بچھڑائی وقت (پہلی صبح کے لیے صبح کے

وقت میں دستِ رہتی ہو گی ہے)۔

☆ اپنے اولیات کی تسخیر کیجئے

☆ برسرِ گرمی اور کام کے لیے وقت خاص کیجئے

☆ حتیٰ الامکان کاموں کو دوسروں کے حوالہ کیجئے

☆ اپنے اہم مسائل میں مشغول ہو جائیے

☆ حقیقی کے وقت سے قانع نہ بنائیے

## پانچواں باب

### مسلم نوجوان کی ذمہ داریاں

مسلم نوجوان کا طالب علم، برادری کا ستون اور تہائی کا سگہ بننا چاہیے۔  
تہائی فرد سے شروع ہوتی ہے پھر اس کا اثر سوسائٹی پر پڑتا ہے تہائی چاہے  
مذہب رکھتا ہو یا نہ ہو۔ اگر عبادتِ رسول کو مسترد کرتے ہو، تو فرما دیجئے کہ میں  
لا یسیر علیہا بقوم حقیر بغير وجه یا بغير وجه (الترمذی ۲۸۱۸) کہہ دو کہ ہم  
اس امت تکبر کی نہیں لاتے، ہم تکبر اپنے اندر ہی رکھتے ہیں۔

اسی وجہ سے مسلم نوجوان اور طالب علم کو اپنی ضروری جے کی ذات اور  
خصوصیت پر غور و فکر دینا چاہیے، اپنا نام، جملوں کی پابندی کرے جس کا پڑا زحمت  
میں متعلق کرنے کی، دوسروں کو دعوت دی جاتی ہے۔ یہ سب باتیں جے کہ بہت  
سے لگتے ہیں لیکن بات کرنے میں دیکھو کہ اس کے نتائج ملتا ہے ہیں بلکہ یہاں ہی  
کوہ سے اپنی مدد کی جیسا متعلق کرنے سے کہہ کر کہہ دیکھو کہ جس حال کا لگ  
دیکھو مثالوں کا جو نہ کرتے ہیں چاہا اچھا لہجہ، صوفیہ، عورتوں، مصلحتوں  
بیرسختی، مصلحتوں، ضرورتوں، مصلحتوں کے (المتفقہ ۲) کا ایمان والا نام  
دیکھو بات کیوں کہتے ہیں جو ہم نہیں کرتے بلکہ کو سب سے زیادہ بہتہ چڑھ جے کہ ہم  
بات کیوں کہتے ہیں ہم عمل نہیں کرتے۔





مجلسی جبر موم کو مختلف درجہ فی خصلہ السوءتہ برافقہ فی اسامہ حضرت  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک خطبہ میں ہے کہ (کل من ۱۰۰-۱۵۱) "پاک  
 تہ۔ مانوی اور ریسوی کی تخلیق میں۔ مانتہ اور دین۔ کما ہے جانتے میں تھیں منہ دی۔ کر  
 لیے ساتھ آپ ہیں جو کفر سے پیچھے اور لیے غنہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور اہل مانوی و ریسوی  
 کی تخلیق پر نوذکر ہے ہیں (وہ کہتے ہیں) کہ ہمارے پروردگار کو تو نے یہ جیسا  
 نہیں کیا۔ تیرے ذات پاک ہے۔ اسکی جہنم۔ کلمہ آپ سے چاہا۔"

ہذا ایک وقت تھا کہ ذکر کے لیے جو "تہذیبی زبان" کی فکر تھی، وہ بیشتر سلاطین  
اور ایک وقت ملکی کتابوں کو خرید کر لے کر آئے۔ یہ جو "تہذیبی" کہلاتا ہے، اس کا مقصد  
وہاں سے اس کو دیکھ کر آنا ہے۔

۱۰۔ ایک وقت قرآن پڑھنے اور جانے کے لیے ہر قسم میں ہر قسم کی  
قرآن پڑھنے اور جانے کے لیے (۱۰۰)۔

ہذا ایک دہشت گرد سے شروع و ختم ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی اپنی اپنی جگہ پر  
ہو رہی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔ یہ دہشت گردی ہے۔

[illegible]

یہاں کا "ہاں" طرح طرح کی حالت اور رسوم شرع کی گئی ہے۔

معارضہ معاشرہ مسلمان کے مصالح میں اضافہ کرتا ہے۔ اس پر فائدہ دیتا ہے اور اس کی معافی کرتا ہے۔ قبح کے مہذب معاشرے میں ان کے پاس سوچنا اور جاننا کے مسائل، اسلام سے دور کرنے والے نیک اسلام سے حق پرست مباح تعلیم، عقیدہ قسم کے ورائع المذبح اور اس کے ورثہ پر جانے جانے والے برے مظاہر و برے عمل کو طالب علم کے نزدیک سب چیزوں کے مقابلہ میں کم دیکھ کی چیز ثابت ہے، جب طالب کوئی چیز دے دیتے ہیں، عقیدہ آتے ہیں تو ان کے ہاتھوں میں پتھر کی کتابیں، جاسوسی، اولیٰ و عوامیت، سنا سننے اور اختلاف پکڑنے والے ایسی ایسا عقیدہ آتے ہیں۔

جب کوئی فرقہ اور فرقہ ملاقات کے خلاف بغاوت کرتا ہے، ان کو بکھریں میں لٹا کر دیا جاتا ہے، اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ان کے اس اسلامی کتابیں دلی جاتی ہیں ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے مسلم طالب علم، اسلامی عمل، اسلامی اور اسلامی تحریکات کے لیے ضروری ہے کہ ان کے دلی، ان کی خصوصیت دینے۔

☆ مسلمانوں کے مسائل میں کرنے پر فائدہ دیتی جائے۔

☆ محضرات اور مائیں پر عمل و امور کو صحت دینے اور ان کے شائقوں کے حصول کے لیے فائدہ دیتی جائے۔

☆ کچھ مشق کیے جائیں تاکہ اسلامی ملک کے ماحول کو جاننا اور بہتر بنانے  
☆ ایمانی ایمان مشق کیے جائیں تاکہ ان کو اور دینی تعلیم میں موجود کچھ اس کے نزدیک رہی کی جائیں۔



یہ بھی نقصان پہنچا کہ قیام الدینی باہر سے کچھ شے مسلمانوں پہنچا دے  
 میں پہنچا دے، مگر حق اور نقصان نہ پہنچا دے، مگر نقصان نہ پہنچا دے۔  
 یہ ایک بہت بڑا نقصان دہی ہے جب میں پاؤں اور اقسام کے دکان سے "ریٹ" دے  
 نے چاہتا تھا تو میں نے دیکھا کہ اس کے بعد بھی یہ دکان سے نہیں آتی تھی کہ ان کے  
 ان میں سے کچھ ان کے وہ بہت اختیار نہیں دے سکتے تھے کہ ان کے پہنچا دے ان کے  
 ہی بہت اختیار نہ تھا کہ ان کے لیے یہ کام نہ ہو سکتا تھا کہ ان کے لیے یہ کام نہ ہو  
 وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا

یہ تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے  
 وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا  
 وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے چاہتا تھا

بہترین دوست مفید کتاب

## ۲۔ کام کے اوقات

مسلمان راقی کریم اور پست رہتا ہے، نقل اس۔ مگر پاس جاہت کا وجہ  
 رکھتا ہے، ہر کاموں کو بھی گے ساتھ انجام دیتا ہے، اب کا کام بھی دیکھئے، دے آدمی کی  
 اسلامی معاشرہ میں کوئی شہیت اور لاش نہیں ہے۔ غلط فہمی رقی اللہ سے نہ فرمایا۔ میں  
 کسی آدمی کو کہتا ہوں کہ پختہ ہونا ہے لیکن جب مجھے بتایا جاتا ہے کہ وہ کوئی کام  
 نہیں کرتا تو دوسری باتوں سے گریباں ہے، اتنی کریم ہے، میں نے فرمایا: یہ مسلمان  
 پر صوفی کی ضرورتی ہے، صحابہ نے دریافت کیا، کیا ہے۔ کہہ دل: اگر اس۔ مگر پاس  
 تجھ نہ دے؟ آپ نے فرمایا: وہ صوفی کرے، ہر خواہی ذات کو نامہ دے، ہر پائے  
 اور صوفی ذکرے۔ (نہیں بھی اس۔ مگر، یہ صوفی ہے) صحابہ نے دریافت کیا: اگر اس کی  
 بھی انتہا صوفی نہ دے، یہ بھی ذکرے؟ آپ نے فرمایا: ضرورت مند کی دے، ذکرے  
 صحابہ نے کہا: ذکرے بھی نہ لے، تو؟ آپ نے فرمایا: بھلائی کا علم، یہ صحابہ نے  
 ضرورت دانت کیا: یہ بھی ذکرے؟ آپ نے فرمایا: اُن سے باز، تو یہ بھی صوفی  
 ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمان اپنے تمام حقوق پر حق سے انعام دیتا ہے۔ میری حق دے کا حق ادا کرتا ہے۔ اپنے اوقات کو منظم کرتا ہے۔ انعام کے لیے مناسب وقت چھیڑتا ہے۔ اس موقع پر حق کو کرنے سے پہلے کام اور عمل سے حق پہلے کام ہو وہیں کو بیان کرتا

ضروری ہے جو سہولت ملے۔

۱۔ جب کام کے لیے جاؤ تو تیار رہو صحت و بھی بوجھ اس کام کے لیے اپنی مکمل لیاقت و صلاحیت کا احساس ہو، اگر سخت سرور و عطا علیہ لیاقت محکم کا احساس ہو تو کسی صورت میں بھی تیار ہو کر کام مکمل نہیں ہوگا۔ کام پر مکمل توجہ نہیں ہوگی یا کام ہی نہیں کر پاؤ گے یا بچے وقت کفالت نکال کر میں منظر نہیں کر سکو گے یا وہیں لڑکھاؤ گے جہنم کی قسط پر غصہ ہائے گاتھار سے لیے بہرہ ہے کہ مناسب وقت تک کام کر لیا اور اسے سرفروشی سے طلاق پا ہو جانے کے بعد کام کے لیے راہ تیار کیا۔

۲۔ ہر کام کو شروع کیا جیسے کوپا پہ چھیل تھو پہچاؤ ایک کام کے عمل بدلتے سے پہلے دوسرے کام میں ہاتھ ڈالنے سے وقت ضائع ہوتا ہے اور ایک کام کے مکمل ہونے سے دوسرا کام کرنے کی خواہش و جذبہ ہار دینا طبع میں منافی ہوتا ہے۔

۳۔ ہر کام کے اخیر میں محنت نہ لگ جاتی جاوے ہر چہ چھوڑ دیا جاتا ہے تو روزی کی مادت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس صورت میں سب سے بہتر یہ ہے کہ جس کام کو تم کو انجام دے رہے ہو اس سے ہٹ کر دوسرے قسم کے کام یا ایک موضوع سے دوسرے موضوع پر عمل کرنا ہو جائے تاکہ اسے دوسرے کام پر توجہ دینا پڑے نہ کہ اسے چھوڑنا۔ اس سے محنت دور کرنے کے بجائے دوسرے کام میں مشغول ہونا بہتر ہے۔

۴۔ حکماء پر مشورہ پانا، مشورہ و رائے و رائے کو محکم کرنے کا یہ لائق ہے۔ جب ہر وقت حکامات اور تحریروں کے مقابلہ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ لیکن اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ تیار ہو کر وقت قیمتی ہو جائے گا جس سے تمام حکامات کو ملے گی

ملک نے جو وعدے دیے۔

[illegible]

۱۔ اچھے وقت کی قیمت چکانا ہو اگر تم اس قزاقوں کے ذریعہ دارو اور آفت کیلئے کام کرتے ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے خطرناک کام کا وقت پورے ۹۰ فیصد چھوڑ دینا ہے۔  
 ۲۔ اگرچہ ان اعمار میں کام لینے کے ذریعہ دارو، اگرچہ لوگ تھوادی بہت سے تمہاری تعلیمات اور بددیانتی کے انتقام میں کام لینے پر تیار نہیں رہیں گے تو یہ تمہاری بہت بڑی غلطی ہے، اس کام کے وقت کا بہت بڑا نقصان ہے کیونکہ اس طرح دارو کام کے طریقہ و بیان کے معنی اور گت کو سرگرمی بہر حال اور اس کا اتمام کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ تمام مقامات کا ملکی سرے اجلاس منعقد کیا جائے اور اس چھوٹی سی کانفرنس کے دوران کاموں کو تقسیم کیا جائے، پھر ان کی تلف سرگرمیوں کے درمیان تعاون تیار کیا جائے اور اس سے پہلے دے گئے کاموں کی انجام دہی کے مسئلہ میں سرگرمی و پرتلی جائے، یہ بات بھی کوئی بات نہیں چاہیے کہ اس کا اثر اچھا ہے یا برا ہے۔  
 ۳۔ اس سب سے کہ ایک ایک مسئلہ کا کوئی کوئی ذمہ سے اس کے حوالے کیے گئے  
 ۴۔ اس میں کسی عدم انجام دہی پر غصہ کیا جائے۔

اس سب سے بڑے کا ایک ایک رشتہ دار کو لڑائی ہوئی ہے اس کے جواب نے مجھے

۲۔ مول کے ہر کلمہ کی تفسیر کیا جائے۔



## کام کے دن :

☆ پست اور قیطر ہو

☆ جس کام کو شروع کیا ہے پایہ تکمیل تک پہنچاؤ

☆ کام اور راحت کی ترکیب کی پابندی کرو

☆ مشکلات کو حل کرتے کا فن سیکھو

☆ دفتر سے پہلے تم پہنچو

☆ اپنے اور دوسروں کے اوقات کی قیمت سمجھنا

☆ آج کا کام کل پر نہ لو

☆ اپنے اعجب کور جنک

☆ سنے آلات کو استعمال کرو

☆ اپنے کام میں اپنی خاکوں کو اپنے دشواریات کو قرب رکھو

## بعض سرگرمیاں

۱۔ غلط

”جب تم کو سلام کیا جاوے تو اس کا جواب دو اس کو سلام کی اطلاع نہ  
 ہم کو تسلیم ہی ہے، سلام کی طرح ہی بعد اس کا کہ جس پر دعا یا دعا میں احتیال کیا جس  
 میں کسی ہولی باتوں پہلے ہر دعا دعا دعا دعا کا جواب دینا ضروری ہے یہ بات  
 پھر یہ نہیں ہے کہ تم اپنے کسی ساتھی کے بارے میں یہ سنو کہ وہ صرف اپنے مزاج کی  
 آواز کی جھونے کی وجہ سے غلط یا گھٹیا تھا وہ اس مسئلہ میں مزاج اور خواہش  
 پر عمل کرتا تھا ہر کاموں کے لیے قصداً ہے سوچے گا اگر تم نے اپنے کسی ساتھی  
 سے بعض مسائل دریافت کیے اور جواب دیا کہ وہ تھا یا تھا تو ان کے کاموں میں  
 میں اس کے ہم اور جنت علی تجھ سے اس کے جواب کا انکار کرنے لگے بہت  
 دنوں تک انکار کرنے کے باوجود کہ جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ تمہارے اس  
 ساتھی کا وہ کھینچا اور میں نہیں چاہتا

کیا تم بہت دن گزرنے اور دیر کے انتظار کے بعد اپنے احباب سے کوئی ایسا  
 کر سکتے ہو؟ کیا تم اس کا یہ رد قبول کر لو گے کہ میں جواب اس لیے نہیں کہہ سکا کہ  
 میں غلط لکھتا ہوں؟

بہت سے موقعوں پر غلطی آئے ہیں جن کے کھینچنے والوں کو تمہارے جواب کا  
 انتظار رہا ہے جا رہے تمہارے حالات کچھ بھی ہوں اور جواب کسی بھی اعزاز میں دیا

جائے، جب تم ان کو جواب دے گے چاہے اس میں ضرورت ہی کیوں نہ ہو، وہی کو  
 اطمینان نہ جائے گا اور تم پر اور تمہارے کاموں پر ان کے غرور میں اضافہ ہو جائے  
 گا، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے دوسرے خط میں تمہارے طرف جواب لکھنے کی وجہ سے  
 تمہارا شکریہ ادا کریں۔

ایک کہادت مشہور ہے ”کھٹ خف ملاقات ہے“، میرا خیال ہے کہ ان  
 دونوں محاورہ کی ضرورت زیادہ ہے، کیونکہ مسافروں کی دوری اور کاموں کی کثرت  
 کی وجہ سے تمہارے ماحولیاتی دوست کے لیے ان کیلئے سے زبان بولنا مشکل ہے ۱۱  
 خط۔ گیارہویں ہم جاہ خیال کرتے ہیں

خط کے دو پھر ہی کسی منصوبہ یا خاطر نس کے ہر دھرم پر اتفاق کرتے ہیں اور  
 اس کے ذریعہ ہی ہم سے دونوں اور مجھے سبھی کو پیچھے میں کامیاب ہو جانے ہیں۔  
 ہر خاطر نس۔ کہ بعد جب میرا بچہ گھر ہو پٹا دوسرا میں سترہ لوگوں کہیں  
 کی ہجرتیں مہمان خوانی یا استقبال ملاقات کا شکر یا دعا کرتے ہوئے خط لکھتا ہوں،  
 شیوان کے ساتھ تڑپے ہوئے ہجرتی حالت پر اپنی وصال و عمری کا شمار کر رہا ہوں  
 اور میرا صاحب کر رہا ہوں کہ یہ خاطر نس تلفہ نظر کے بہاد کا بہترین اور مفید موقع  
 تھا، میں افراد میرا سبھی لوگوں کے چاہا ہے، میں آتے ہیں اور بے وسیع تعلقہ کی  
 ابتدا ہوتی ہے۔

اس طرح سرسبز ملاقات کا بھی مفید ملاقات ہے، میں تہہ لیں ہو جاتی ہے، انہر کی  
 کاغذ سے ہے کہ وہ دوسرے مخالف کی ایک قسم ہے، اس وقت کرنے والے ہر شخص کی



فالک یہ کاروبار مضر روٹی ہے جس میں ان کے خطوط کا خلاصہ ہے۔ اس کتاب کی فرد کو بار بار بار خط نہ لکھا جائے جس کے نتیجے میں دلت تزلزلے کے ساتھ قہار سے خطوط پر اس کی توجہ ختم ہو جاتی ہے۔

خطوط کھلے۔ کہ۔ ہر ایک وقت میں کتنے چاہیے۔ اس دلت تمام خطوط کا جواب لکھا جائے۔ خط لکھتے وقت کا جواب دینے میں تاخیر نہ کی جائے مگر یہ کتاب خیر کی کوئی چیز ہے۔

بہت سے لوگ اس میں مضمون پر دلت خطوط لکھتے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے لیکن۔ خط رطل کا ایک نام خیر ہے اور یہ لکھا نہیں جاتا ہے۔ عبادت کی خوب صورتی اس کی تعمیراتی ماحول۔ کتاب کا نام۔ کہ اس ادکام میں دلت۔ کہ بقدرة اللہ حاصل ہوتا ہے۔ مسیحیانہ صحت ماننے والے افسر شہالہ بن اور بنان نے مجھ سے کیا کہ یہ اس نے ترکی کے ایک دور رس اور حق کا اصرار کیا، ایک دوست کی ملاقات کے وقت میں نے دیکھا کہ وہ میرے ایک خط کو پڑھا، تمام سے فرماتا کہ تم دعا ہے۔

کیا دلتی مسرت اس پر توجہ دیتے ہیں؟

## ۳۔ خون کا استعمال

خون لڑتی حالت میں، عظیم فوٹوں میں سے ہے، خط سے ماحولیات الفاظ میں مرحلہ کا نظر منتقل ہوتا ہے تو ان سے آواز کی گری اور سجات کی عبادت عقل برقی ہے۔ یہ بے لوگ نادانوں زمانہ کو تازہ اور ہوائی جہاز پر قیام کرتے آوئے تیزی کے زمانہ سے مراد کرتے ہیں اور ان کے تیز رفتاری میں دلتی مسرت میں جاتا

ہے، انہیں میں ٹھنکو ہوتی ہے جو وہ خوں اور نا ہے اور کسی مسئلہ یا اتفاق ہوتا ہے  
 تو اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جو جملہ اہل ذہن میں پیش کی جا رہی ہیں  
 وہ اپنے خوں کو اور ان کی ٹری سے مراد کیا جاسکتا ہے جس میں انہوں نے غیر لکھے جائیں  
 انہیں ضرورت کے لیے ان کی انہیں جوتی کرنے کے لیے صرف انہیں دیا جاتا ہے کہ اس سے  
 کے لیے ایک ہی جوتی داتے ہی اس آری کا نمبر خود بخود برائے ہو جاتا ہے، اس سے  
 محنت بھی پیش ہے جو وقت کو محکم کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔

۱۰۰ اپنے خوں کا پیسہ کے مراد کیا جاسکتا ہے جس میں انہوں نے دیا جوتا ہے  
 دیا جوتا ہے جس کو اس وقت دیا جاسکتا ہے، اسی طرح انہیں ایک ہی  
 نہیں کر کے دیا جاسکتا ہے کہ جو میں خوں کیا جائے یا ان وقت دیا جوتا ہے، انہوں  
 دیا جائے یا کوئی دیا جوتا ہے دیا جوتا ہے۔

۱۰۱ جن لوگوں سے رجوع کرنا چاہا، انہوں نے خوں کے ساتھ دیا جوتا ہے  
 کہ انہیں دیا جوتا ہے کہ انہیں دیا جوتا ہے، انہیں دیا جوتا ہے۔

۱۰۲ اگر ہم کو کسی اہم مسئلہ کے بارے میں ٹھنکو کرنا ہو تو اس کے ضروری کاغذات پہلے  
 ہی آپ تک بھیج کر لیں، اگر ہم سے تم وقت میں مطلوبہ بات کمال کی جائے، ٹھنکو کے  
 اہم جوتی کو لکھنے کے لیے حکم دیا جاتا ہے، انہیں دیا جوتا ہے۔

۱۰۳ مناسب حالات میں خوں سے رجوع کرنا، اسی طرح رجوع کرنے والوں کو  
 یہ بھی بتایا جاسکتا ہے کہ جوتا ہے بہترین وقت ملا ہے۔

۱۰۴ اس طرح ہم اس حکیم طرح سے اختلاف کر سکتے ہیں جو دیا جوتا ہے۔

قریب اور مشکل کام کو آسان کرتی ہے اور سادہ اور آسان پر مشکل کی جاکٹ ہے۔

وقت کا استعمال اس کے مشکل مقصد کو چھوڑ کر دوسرے مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے جو کئی اہمیت طرہ سے نہیں جاتی ہے، مثلاً فریادیت چھوڑ کر بیکاروں کو روک کر مری اور مایوسانہ اثرات کو پریشان کرنے کے لیے استعمال کیا جائے تو کام خراب ہوتے ہیں اور وقت ضائع ہوتا ہے، اگر مقصد مشکل کو آسان وقت گزارنے کے لیے ہوتا ہو اس کے ضمن میں ہونے والی غلطیاں اور چھاپاں ایسا مانگی ہیں جن سے اس کام کے طرح کیا ہے تو وہ بہت سی گنہگاروں اور غلطیوں اور مصروف اور اصلاح سے یہ احساس ہے (۱۹۴۷ء) ان کی بہت سی سرکھوں میں کوئی خیر نہیں تھا، جس شخص کی سرکھ میں جو وقت کا لٹاؤ لڑاؤں کے بدلے میں کھاتے کا ٹھکانا ہے۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حاشیہ کے لوگوں کا ذکر کیا گیا تھا اور مقصد بہت زیادہ ہوتا ہے، آپ نے فرمایا: "میں لوگوں کے لیے کام کا مشکل بنانا ان کے لیے مشکل کرنا آسان تھا"، انہی اس معیت سے کسی دوسرے کام میں مشغول نہ کر رہے تھے وہاں سے کتاب کر کے لے سکتا ہے بلکہ وہ حق ان کے لیے نہیں دے۔

۳۔ ملا کا ہد کے لیے آنے والے

کام کر کے لوٹے شخص کے لیے ملاقاتیں اس کو پیش آنے والی اہم مشکلات میں سے ہیں، صحیح منصوبہ بنانے اور ہدایت کی خاطر دوسری باتیں ہیں۔  
۴۔ وقت کی نگرانی کی وجہ سے ملاقات کا کوئی وقت نہیں دے کر۔

۵۔ ملاقات کے لیے آنے والا فرد اس بات کو نہیں سمجھتا کہ کام کی جگہ گھر و محلہ

قلب و غیرہ جگہوں کے علاوہ فرق ہے، وقرعہ ٹھیکہ پٹری کا سونے سے مشتمل ہوتا ہے،  
 چاہے، ٹھیکہ پٹری کا وقت نہ ٹھیکہ کا وقت لگے دیا جائے اس کا ٹیکہ بھی دوسری بات ہے  
 ۵۔ آخر میں ملاحت کا کوئی اہم نتیجہ نہیں ملتا، کسی سہا کی طمانت یا سہوت  
 یا غصہ میں نہ ملتا، وقرعہ پٹری اس سے کافور سے علیحدہ ہوتا ہے۔

ابن قریب مساک کے دل کے لیے اور ملاحت کے جملے متعدد تک پہنچنے کے  
 لیے چند جملے ہدایت پر عمل کرنا ضروری ہے:

۱۔ اگر تمہارا سہا سونے کا کوئی وقرعہ ہو تو سہا پٹری کو ملاحت میں پڑھو دینا چاہیے تمہارے  
 ساتھ ملنے والے مالے الاراد کے نام اعلان کی شرطوں کو وقت کرنا چاہیے، جس کی  
 ملاحت کا وقت مقرر ہو اس کو پہلے سمجھا چاہیے، پھر پٹری میں کھڑا ہو وقت کی ضرورت  
 رہتی ہے یا وہ شخص مقررہ مالی شرطوں کو کھاتا ہو سکتے ہیں، پھر کوئی وجہ نہ ملے تا کہ کسی  
 شخص سے ملے، وقرعہ پٹری کرنا ضروری۔

چارہ بی بی بی جانے والی شرطوں کے مقررہ پہلے موقع پر دینا چاہیے۔

۲۔ مالہ ارا کا ایک ساتھ اعلیٰ ملو جائے، اگر دواؤں کا مسئلہ کہ اس کو کوئی حقیق  
 نہیں، ایک کام ہوتے ہی اسے سواہ سے دوسرے شخص کا درد بھیجنے کے لیے کہا  
 جائے اس سے اندر دوسرے شخص کا مالی ملاحت کے ختم ہونے کا احساس ہو جائے گا۔

۳۔ جب تمہارے اس دواؤں پیچھے ہوں، دواؤں کے مساکں اٹھ اٹھ ہوں تو  
 ایک سے دوسرے جانے کی درخواست کرے، ایک کا مسئلہ ملنے کے بعد دوسرے کو  
 بلائے، مگر شروع میں اس کو دوسرے جانے کی وجہ سے کھڑی ہوئی ہوگی تو پتا مسئلہ مل

ہونے کے بعد اس کی حالت نے مئی اور جون کا احساس ہو گا کہ مطلق کے مسائل حل کرنے کے لیے کیا کرنا ضروری تھا۔

۲۔ اپنی ملاقاتوں میں کرنے کی کوشش کیجیے، خصوصاً ملاقاتوں سے کہا جائے کہ کبھی کے بعد ملاقات ہوگی اس طرح وقت بیکار و ضائع نہ جائے گا۔

### ملاقات کی اہمیت

ملاقات کو اہم کرنے اور وقت بچانے کے لیے یہ سب کام ایچ کی جاسکتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ آگے والے شخص کا استقبال کرے اور ملنے دے ہوئے اس کے ساتھ ملے (اپنے بھائی کے ساتھ ملے، یا بھی صورت ہے کہ اس اعزاز سے نفی آئے گا اس کو بہت اراخت کا احساس ہو چکا ہو۔  
 سرور علی قریب علیہ السلام (المترجم ۲۰۳۶) "بہترین بات اس بات ہے کہ بہتر ہے جس کے لیے تکلیف دی جائے" ملاقات کے لیے آنے والے کی بات دلچسپی سے منجانب سے چل جائے اس بات کو کام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

☆ ایک سوجنا ایک اور صاحب میرے پاس آیا، وہ بچہ تھی جو ایک چمک کر آنے کی وجہ سے تھکات سے اپنے ساتھ تھا اس نے مجھ سے بچہ چلا یہاں اسامیوں کے لیے درخواستیں دی جاتی ہیں؟ میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس کو بیٹے کے لیے کہہ دیا ایک لڑکا پائے پائی اس صاف اس کی گفتگو ہوگی اس کے بعد میں نے اس کو درخواستیں جمع کرنے کی نگاہ سے دیکھا۔

☆ کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص تمہارے پاس آتا ہے، وہ بھی کچھ مسئلہ ہے

اور پاور ہوتا ہے اور پائتا بھی ہے یہ تو اس مشکل کو جس میں تھے اس کے اور چورہ  
 جاتا ہے کہ تم اسے دیکھ سکو اور کوئی نہ کوئی مشورہ اس پر منسلک ہو کر چلائی گئی ہوئے  
 ہوتا ہے۔ یہی وقت اس کے حسن ظن کے مطابق خود کو نہ ضروری ہے (ختم میں سے  
 کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پورا کرنے کے لیے خوشتر کرے گا اس کے لیے پہنچے ہے  
 اس سے کہہ میری اس سبکدوشی آپ میں عکاس کرے۔

پھر اسے بڑا کن، محبت کا تجربہ کرنے اور دوسروں کو تعاون کرنا ضروری ہے  
 تاکہ لوگوں کو طبیعت اور عقیدے کے ساتھ نہ دیکھا جائے بلکہ خود مانتی ہے۔  
 جب آپ تم دوسروں سے عداوت کرنے چاہیں

جس طرح تم چاہتے ہو کہ وقت نے تمہاری زندگی کی ہر لحاظات  
 ختم ہو اور کام کے مطابق تمہاری زندگی ختم ہو جائے اور ہر حال سے منافات نہ  
 وقت بھی جن ہی چیزوں میں چاہیں کہ ان کو خوشتر کر کے نہ وقت کا منہ نہ  
 وقت معلوم کرنا تمام دہشت و وحشت اور سبقت و قتل میں ہوئی تھک کا قضا ہے یہ سب  
 اپنے ساتھ لو کہ یہ قریبی موضوع تھک کو بھی ملتا ہے اور اس سے موضوع پر نظر دانی  
 کہ بھی آسان ہے۔ انتقام، شہ و دشمنی نہ تو ان لوگوں کی غرض نہ ہو کہ وقت  
 لیے ہتھیار درج نہ ہو۔ کے بغیر ہی انہیں رہا نہ ہو جائے ہیں اور بچے آپ کو کھام سے  
 بالترتیب ہیں۔ اس دوران سگریٹ کے ساتھ رابطہ کو خوشتر کر کے ایک طرف اس  
 کا کام آسان ہو جائے گا اور دوسری طرف شہ کا کام بھی آسان ہو جائے گا۔

لیکن معاشرتی لحاظ سے یہ سب اچانک دیکھ جان چلا دیں اور دیکھ

قرہی لوگوں کے ساتھ نرتے چہرہ، اسانی، منہ، لب، ٹانگیں، جیر، سامان اور  
 معاشرتی تعلقات کو پانی پیا اور منظم بناتے ہیں اس کا بہت بڑا درس ملتا ہے، مگر ہم  
 ان ملاقاتوں میں کسی متعصب کو بیٹھ کر نہیں بیٹھ سکتے، کیونکہ یہ لوگ اپنے لڑائی جھگڑائی  
 انداز کے باوجود اپنے بھائی کی ملاقات کو بہت اچھا لگتا ہے۔ ان کے پاس ایک فرشتے کو  
 بھیجا ہے جو لیتا ہے، تمہاری ہر بات پر اچھا ہے اور تمہارے جتن میں اپنا کھانا بنا لیا  
 ان ملاقاتوں کو غیبی بنانے اور تمہاری بات سے دم نہ کرنے کے لیے مندرجہ  
 ذیل ہر بات پر عمل کرنا ضروری ہے:

۱۔ ملاقات سے پہلے بہت جلد سے جلد سے خود کو تیار کرنا ہے۔ خود کو تیار کرنا  
 جونا جیسے روئے سے ملنے سے۔ (انور ۱۷) "اے میرے والد! اپنے علاوہ  
 دوسروں کے گروہ میں اس وقت تک ناظر نہ ہونا جب تک تم اللہ سے چلے نہ ہو جاؤ۔"  
 ۲۔ حتیٰ الامکان فکر ملاقات نہ کرنا۔ اسے ملاقات کو بروہ کے غریب یا غریب کی روایا  
 کرنے یا برعکس، اثر قبیلہ، راکوئی کام، جو اس کو کئے کے صورت میں عمل کرنا۔

### ۳۔ اجتماعات

یہ سب سے اہم مسئلہ ہے جو منظم کرنے اور نگرانی کو سب سے زیادہ مشکل  
 ہے۔ اس پر تمام سے بہت سے کام اور نگرانیوں متوقف رہتی ہیں۔ کچھ حصے ملاقاتوں میں  
 پڑھ لکھنا اور دعا مانگوں کا اہتمام متوقف رہتا ہے اس کے لیے کچھ کے ہذا کو لازم کہہ سکتے  
 ہیں کہ ان میں اور غریبوں کا اجتماع متوقف رہتا ہے، اس لیے مختلف شہروں کے  
 سربراہوں کے ساتھ کاموں کی نگرانی پر منظم رہنا اس کے مثبت داخلی نتائج پر جوتے

خیال کے لیے منتظر کی ہوتے وہاں میٹنگیں بھی شروع ہیں اور حکومتی سربراہوں کے اجتماعات بھی داخل ہیں، تیسری دنیا میں یہ تمام اجتماعات حیاتیات میں منعقد ہوتے ہیں جو ادارے ملکوں کی فہرستیں اور اداروں کی تحریک کے قیام اور ردی میں ہوتے ہیں۔

ان کمپنیوں کو ملتی ہوئی اسی وقت کی تشکیل مل میں ہوتی ہے اور سب سے پہلے یہ اداروں میں جس طرح ہوتا ہے وہ دنیا کی کامیابی ہے جس کی تربیت اور نظارت کی گمانی کے لیے تھوڑے لمبی لمبی کے حوالے سے جاتا ہے، اس طرح یہ بھی کہے اور ان کے کاموں کی تکمیل اور انجام دینے میں مساعی ہوتی ہیں جس سے آج بھی جو سلا اور کم چوکی تمام کمپنیوں میں ایک قسم کے افراد ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک ایک کے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، یا ان میں سے کسی کو کوئی کام دیا جاتا ہے۔

میں نے یہی نام میٹنگوں میں شرکت کی ہے ان میں کہ ایک شعبہ کو ایک شریک ہوتے ہیں، دوسرے شعبہ کے لوگ غیر ضروری ہوتے ہیں، تنگ دستانہ اور ایجنڈا میں آج بھی ہوتا ہے، جب یہ تنگ مدت میں آج ہے تو وقت گزر رہا ہے ایک دن اور دن پہلے شروع کی بات ہے جس کی وجہ سے دوسرے کاموں میں متنبہ رہتے ہیں اور اس میں تنگ میں حاضر نہیں ہو سکتے۔

کبھی ایجنڈا اور کسی بھی میٹنگ شروع ہوتی ہے جب کہ حاضرین بھی کبھی جگہ خیال میں جاتے والے اور پر غور و خوض کے لیے ملنے حاضر ہوتے ہیں، کبھی مختلف بہت کمپنیوں کے ساتھ اجتماعات میں بھی میٹنگ میں موجود ہوتے رہتے۔

یہ ہیں کہ یہ موجودگی، چاروں کی تادیبی کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے، اور ان کی



کے دست و پاؤں کی عدم موجودگی سے فکری دنیا اور نظریات شریعت میں جو جاتی ہے اور یہ ملک غیر کسی نامہ کے ختم ہو جاتی ہے اور شرکاء مطمئن ہوتے غیر مکملے ہا کاں لوٹ جاتے ہیں۔

[illegible]

مخصوص کمپنیاں کی حیثیت اپنے کاموں کا انجام دینے کے لیے اسی کام کے لیے فارغ مسئول اداروں کی ہی ہوتی ہے جو پھر ہی حاضر کو اکٹھا کرتی ہیں اور وہاں مسئلہ اٹکرج کرتی ہیں پھر ان کو اکٹھا کرنا اور کرتی ہیں، کاموں کا منصوبہ بناتی ہیں، منصوبہ کا مذاق کرتے ہیں جس کے تحت میں اکثرین فرائض ادا کرنے کے لیے جاتے ہیں بلکہ فرائض کی روٹی میں کمپنیاں منصوبہ کا تجربہ کرتی ہیں۔

موجودہ زمانہ شریعتِ امانہ ہونے کے ماحول چاہیے ہیں، پرانے زمانے میں ایک جڑاوتیوں سے مسلح فوج بائیں دھیروں سے مسلح فوج پر غالب آجاتی تھی۔

لیکن قیامت میں ہر ایک پر مشتمل ہیں سارے کائنات اور کچھ مٹا آئے اور جیسی تھی اس کا  
سادہ کرنا ہے تو وہ پوری دنیا کے لاکھوں افراد کی زندگی کو متاثر ہے۔ اسی طریقہ  
کار کو اپنا کر دنیا کی تمام قوموں میں یہودی صوبہ سے ترقی و ترقی اور ترقی ہے جس سے وہ  
پاکستانی افراد میں بھی شکیں رہے۔

بھلا حال کیا ہے؟ اور یہاں نے کیا کیا کی؟ لیکن سائنس کی پیشگوئیوں  
میں کاموں کی خبر سے پہلے ہی ضرورتی ہے اس خبر سے کہ جو وہ جانتے ہیں کہ  
کونسل کا سرکاری ایکٹ کی طرح کرنا ہے پھر بھی اس کے آگے میں اس طرح  
ایجنڈا پر آتا ہے۔ پہلے ہی کاموں کی خبر سے جس انداز میں کیا گیا ہے وہ ہے  
معاہدہ کے تحت۔ مگر اس کے تحت کوئی نہیں جانتا ہے۔

ہم اپنے انحصاری فکر و مت کے طرح کا نمونہ؟

ہم اپنے جیسی تجارتی طرح سے ماہر نہیں؟

نہیں ہم نے کبھی اپنے کسی وہم و غمے والی؟ والی کی شکلیں ہیں کہ یہاں  
جس طرح چلتا ہے وہیں باصرف خود وہ جانتے ہیں کہ ان کو کتنی ہے؟ ہمارے پاس  
تجاربہ پر اثر انداز ہونے کے لیے ملتا ہے؟

اور اس کے ساتھ اس کی کیا؟ کیا؟ کیا؟

نہیں انہی تو ہیں کہ وہ دیکھ رہے ہیں جہاں مسلمان ہیں اس کے  
کاری طرح سے وہ ہے؟ یہ نہیں ہے؟ یہ نہیں ہے؟ یہ نہیں ہے؟ یہ نہیں ہے؟  
یہ نہیں ہے؟

کیا ہم ظالمین، شیعہ، مہجروں اور مسیحیوں کی کج تحریک آزادی ممالک سے  
تسلیم تمام اراضیوں کی خاطر سے دیکھتے ہیں؟

وہاں میں اپنی بات نے ان مسلم قیدیوں کے ذہن سے شریک کیا ہمارا مقصد یہ ہے،  
ان کا تمام دل و جان اپنے ملکوں میں لانے۔ مگر کردار، کو سطح میں ہمارے مشترک ہونا ہے؟  
بڑا ہی۔ حالات کیسے نکلتے ہیں، سب کے جرائم، سب کے قتل و کشتیاں  
پر مشتمل ہوں گے، یہ سب وہاں اور مسلمانوں کی کمی کی وجہ سے نہیں ہو سکتے تھے  
مگر یہاں کے آزادی کے لیے سے ہوتا ہے۔

کئی بھی اہل تحریک، جماعت، قومیت اور چھوٹی کی بڑی اور ہر دور  
مغربی کی دنیا میں ہے کہ ان میں ایسی مخصوص اچھوٹی آبادی ہے: وہی جو طاقت کی  
تکڑائی، ان کے غور، ان کے کھرب کرنے اور توجہ سے اختیار کرنے، وہی ہے ان کو  
سوچنے کے کام سے لگا رہے ہوں، اسی وقت ان کے توجہ سے لگائی جانے کے  
چاہے جو جس پر کلاں اور خراج کا نام ہے: یہ جگہ اور زمانہ کہ حقیقی توجہ ہے۔

۵۔ کاغذ نویس

کاغذ نویس ترقی یافتہ دنیا کے ہیں، یہ جس شہر میں رہتے ہیں وہاں دنیاویات  
کے لوگ قید ہی جگہ پر مقرب ہوں اور ان کے مقرب ہونے کے مطابق ہوتے ہیں،  
ہی میں نظر آتے ہیں اور ان کے سرگرمیوں، کردار سے مشغول کرتے ہیں، وہی  
دوران جہاں نہیں اور دیکھے جاتے ہیں، ان سے پیش کی گئی توجہ سے توجہ دیا جاتا ہے  
یہ کہہ سکتے آتی ہے، ان کاغذ نویس میں کہ جتنے وہ صرف توجہ دیا اور نہ ہی

وہاں سے ہی مادہ نکلتا ہے تاکہ کانفرنس کی فضا اس میں شریک افراد اور ممالک کا رہن  
کے سلوک سے قائم رہا اور شریک: دے گا۔ ہر طرف کی روح و شریک تصور ہے اور ہر  
فعال نفسیات کو اپنے ماس میں سمیت کرنا نہیں ہوتا ہے، اس میں وہ ماس ماس کر رہی اور  
لحاظ میں ہونا ہے کہ اس میں حیثیت سے اس کی نئی چیز نہیں رہتی ہے۔

ان دونوں پر جب موضوع بحث اس میں پیدا رہی ہے ماس ماسی، پیدا رہی جو انوی  
کے ذریعہ ہی ممکن ہے، جب ہم کسی مہم میں شامل ہوں گے اور اس کو ہر مہم سے ہماری  
پاؤں کو متلی ہونے کے رکھنا اس کے، ایک بڑا کام ہے کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
کے نام کا ہے ہی نہیں، مگر مہم جو ہر مہم سے ہماری ہے کہ اس کی طرف سے ہر مہم کو  
گماور نہیں، یعنی ہر مہم کو اس میں شریک نہیں ہے، ایک ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
ہوئے جو یہاں نے، بالکل کی تمام چیزوں کو ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
اس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
ہے، مسلم علماء و علما کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
اور اس میں ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
جس نے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے

کانفرنس سے اس کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
کو ہر مہم کا ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
۱۔ کانفرنس کی ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے  
ہر مہم کا ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے ماس ماسی کے

۲۔ کانفرنس اپنے موضوع کے اعتبار سے کال ہو، ایک ہی موضوع پر ہمارا کانفرنس نہ  
 رکھی جائے بلکہ مختلف کے موضوع پر الگ کانفرنس ہو، کسی نظریے کے لیے الگ  
 کانفرنس ہو، خصوصاً یہی کہ لیا ننگا سیاست کے لیے الگ ہو وغیرہ۔

۳۔ کانفرنس سے خطاب کرنے والوں کا انتخاب کی انتہا صارفین سے کیا جائے،  
 کانفرنس کے دستہ میں اس بات کے عادی ہو گئے ہیں کہ صرف علم و شہرت کا طبقہ اسلامی  
 مروجہ نظام کا طبقہ و خطیب ہونے کی وجہ سے اپنے فکروں سے غیور بن کر بیٹھتے ہیں،  
 مذہب کا کام دینا ہے جس سے حق نکلے اسے اساتذہ سے سیکھ کر قی ہے اور تقریریں  
 حق نکلنے کی سرگرمیوں سے واقف ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں وہ نکلنے کو کافی سمجھتا  
 ہے لیکن انتخاب میں گروائی سے کام نہ لینے کی صورت میں کانفرنس کو کبھی کبھار شکست  
 کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو حرج پیدا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح کا اپنے ملک میں کئی مشکل صورتیں ہوتی ہیں، جتنے کانفرنس میں اس کا پیش  
 کرتا ہے جس کے نتیجہ میں کانفرنس پر خفی اثرات پڑتے ہیں کیونکہ اس کانفرنس کا  
 موضوع بہت ہی مختص ہوتا ہے، جس سے لوگ بہت جانتے ہیں، ایمان کی صورت اور اس کا  
 پرما اثر لگتی ہے۔

۵۔ کئی طرح کے ایسے ملک کا مشاہدہ ہے جہاں کے مسائل اور طریقے غیر برتنی اور  
 سچ ہیں، جس کے نتیجہ میں اس کی فکر اور حوصلہ کرنے کا اسلوب محدود ہے،  
 ایسے ملکی مسائل کو نکالنا ہے جن کی انتہی حدی ایسا سوالوں سے انحراف کی وجہ سے  
 زمانہ ہی کے تقیم ہونے کا فیصلہ اس کا احاطہ کرتا ہے، لیکن یہ طریقہ اس کی تہہ و اسے



[illegible]

کافر نے اسلامی (یعنی مسلمانوں) کے لئے افراتفری کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ دیر خیر مسلسلوں کے ساتھ مخالفت کرنے اور ایک ہی بات پر تمام لوگوں کے اختلاف کا موقع فراہم کرتی ہے، جس سے اس پرستار، امت کی رکھ میں بہترین ادیبانک رسالت محمد علی کا خون ہونے لگتا ہے۔

۱۰۔ منافق و عوامہ طوائف کے آداب سے مرہط و فانی تنقیر کی رہی۔ جس کی وجہ سے کہ تمام فکری سکھانے والے کمونوں پر دواؤں کے دریا بہا کر آپ کو ترقی دینے لگے ہیں۔ لیکن اسلامی و بینہ کے واسطے لائے افراد نے اس کو ابھی تک منطوقی نہیں کیا ہے بلکہ بعض لوگ اس کو امتداد میں یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے قویہ اوسطوں کا نہ رہی ہے بلکہ یہ دینی عنصر طور پر اخلاقی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ جو احسن طور پر

دوب نہیں کیا، نہ کوئی غلطیوں کا احساس نہ ہوا اور صرف دوسروں کی غلطیوں پر غصہ رکھی گئی اور کسی کا بچاؤ نہ کیا۔ اب اس کی جگہ پر اپنی تہذیب اور عقائد اور تجویزی برکت نہیں کر رہی تھی اور ان کے ساتھ ساتھ وہ اپنے انجمن کے غور سے لگنا چاہیے، کاغذوں اور خصوصاً طلبہ اور نوجوانوں کی کاغذوں میں شریک و محالہ کو اپنا کام ہے اور اس کو ترقی دینے کی جرات کرنی چاہیے، جس سے اس پر کون کی قدر و قیمت اس کی برکت اور اثر کا وہ اندازہ نہ کر سکتی تھیں، بویاے گی۔

۶۔ بہت سی کاغذوں میں گزارا گیا ہے اور کیا ایسا ہی کرنا چاہیے جس سے جانی چسپاں کاغذوں میں موجودہ مشکارہ کے سامنے ان کو اپنا کام چھوڑنا پڑے، اور ان کا بیج کو خالص اصول پسند لوگ نہیں بھیڑتے، چہرہ دوسروں کو اپنی حق ٹنگی اور اپنی دہائی عالم موجودگی دونوں کے خیال سے ہے۔ اپنے اور بے خبر، کرشمہ جی ہونے اور کاغذوں کے ساتھ ان کا تعلق ہی دینے کا احساس ہوتا ہے، بلکہ کبھی کبھی خود پرستی سے ملنے آتے ہیں، اس میں بد کامیابی ہے، اور کاغذوں میں موجود تمام افراد کو غریب و غصہ کسی کے علم کے بغیر اپنی بات کہنے کا حق دینے کی ضرورت ہے، اس صورت میں ہم دوسروں کے دونوں کے ساتھ دل میں جیت لیتے ہیں۔

۷۔ ہم کو خوب غریب احساس ہے۔ یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت رہتا ہے، لیکن اس کا عام اثر نہ ہو، اس کا سلام پسند قرار دیں، غریب غلبہ اور بعد میں چاہیے (سب کو جو پہنچا کر نہیں، حصول) خدا کی قسم یہ بات، عزت اور مسئلے کے خلاف ہے، بیک وقت یہ ہے کہ ہر وقت ہر وقت غلبہ کے ساتھ یہ ہے، بلکہ کوشش کرنا چاہیے، تاکہ کوئی مسئلہ نہ ہو، ہر وقت



کی غمازگی ہو (عزیز کا رسول ہو طلبہ کا رسول ہو) کیڑی ایسے حوالے کے قریب سے  
جہاں خیال کا سوچنا دور سے ان کی دشمنی کو تو یلہ میں بہتر ہے۔

کافران کا خطاب یہ ہے، وہ لوگ اور دہائی کی، دہائی شبہ میں کی ہوئی اہمیت  
ہوتی ہے، اور دہائی ہے کہ اس پر قوی دہائی اور دہائی ہے کہ وہ دہائی اور  
توجہ کے ساتھ ہی کو منتہی کرے، یہ بات بھی نہیں ہوتی ہے کہ کہیں ہر قسم کے  
تے پیچھے اور اعلیٰ کا قیوم آپ کا غرض میں ہے، والہ بہت سی اہمیت کی عمر کے  
اہم کا غرض میں ہے، وہی ہے غرض وہ آپ کو ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ اہل حق

اہل حق اور دہائی سے منسوب شخص کے ہے، مگر ضروری ہے، اسی طرح  
کسی شخص کا غرض اور دہائی کی گہرائی، ان میں فرق ہوتا ہے، خاص طور پر ان کے  
و نظام کرنے کا۔ یہ کہ، یہ اہل حق اور دہائی ہے، بنیادی طور پر ایک جہاں ہے  
بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
اور اس میں ہے، اسی کو یہ طریقہ ہے، مثلاً کہ اس میں کہ ہے، اسی میں ہے، ان میں  
بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۱۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۲۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۳۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۴۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۵۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۶۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۷۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۸۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۹۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ  
۱۰۔ بہت دور کی کریمت کے لئے فرما ہے، بہت سے لوگوں کے ساتھ ان کو شخص ہو کر چلا آ

مسافر کو یہ شعور دلینا چاہیے کہ اس کا بڑا شہر بن گیا ہے۔

۱۔ سفر کا کلیہ رائج ہندوین رگہ کا اور ساتھیوں سے خطاب ہونے کے لیے حاضرہ  
 وچے کے لیے حاضرہ شعور چاہیے۔ اس کے لیے ہر کسی کا سفر کسی ایک کے احکام کے  
 لیے لیوہ کی کسان میں سے ہر ایک قسم کے سفر کے لیے لگنا لگا کر چلنی چلی ہے  
 اور اسے ساتھ سفر میں اور اس کی مدد کو ہر ایک کا قہار حد تک چلے جاتے ہیں۔

۲۔ سفر زندگی کے دور میں اس کا اہم موضوع ہے۔ اس کی وجہ سے مسافر کے لیے ضروری  
 ہے کہ اس کی اپنی اپنی لائی میں سفر کے حاضرہ کا ساتھ اس سے متعلق چیزوں کو  
 نوٹ کرے۔ اس کے سفر کے طور پر جب میں سال اور اس کی اپنی اپنی متعلقہ چیزوں کو  
 ہر جائی کی زندگی کے دور میں اس کا ساتھ لکھ کر چلے جاتے ہیں۔

۳۔ مسافر حاضرہ اور اس کا ساتھ کرنے والوں سے خطاب ہونے والی ہے۔ اس کے لیے اپنے حاضرہ  
 کے ساتھ کسی میں چلنے کے لیے اس کے وقت کو غصہ جاتے، اگر کسی کے اور  
 واپس اس کے لیے دوسرے کو اس کے ساتھ میں چلے کھانے، پینے، اقامت کا  
 بندہ سے کرے۔ اس پر ماضی اور ضروری کو اس کے حالات کو اس کے ساتھ لکھی ہے۔

۴۔ بہت سے سفر میں اس کے ساتھ ساتھ چلنے والوں کے حالات کے ساتھ ساتھ گھڑوں پر  
 رہتا ہے، اس وقت کے سفر میں ہونے سے چلنے کے لیے اس کی پہلے سے منصوبہ بندی  
 کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ سفر میں چلنے کے لیے اس کے ساتھ ساتھ  
 سے وقت ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ سفر میں چلنے کے لیے اس کے ساتھ ساتھ  
 کر کے چلے جاتے ہیں۔



## ۳۔ راحت اور آرام کے لیے وقت

راحت و آرام اصل بہہ نے اور دوشی سرگزین اور کھیلوں پر عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی اور اس کو ہمیشہ کھینچا جاتا اور اس کے لیے مناسب اور کافی وقت مخصوص نہیں کیا جاتا۔ جب وہ رے پر اور اسوں میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس ریل و بہت سے اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ پاس وقت نہیں ہے، اہم کام راحت کے احکامات میں درج ہے جیسا کہ اس طرح کی دوسری باتیں بھی جانی ہیں۔

اس موضوع پر فحویٰ بہہ دوشی لاء ضروری ہے۔

اسلام کے عقلی و ادبی حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ یہاں کے لائق صلاح کی چیز کی لیے مناسب نہیں ہے اور ان کے احکامات بہت قیمتی ہیں، اس کا کوئی حصہ دوشی کے لیے ناکھینچا جاتا ہے، اگر اس کو آسمانوں کے لیے چاہا گیا ہے تو وہ کام دوشیوں کے لیے اپنا وقت اور دوش کے لیے ناکھینچا جاتا ہے۔

اس طرح کے علاوہ ضرورت کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے بلکہ یہ ملوک اور تہذیبی چاروں کا ایک حصہ ہے، کھلائی اور کے جبر علاوہ کچھ ہیں کہ جب ہم فوٹو کو بیوک طور پر خالی کرنے کی ضرورت کا احساس دیا جاتا ہے تو یہ ہی کھانے کی طرح اور دوش بھی ضروری ہے، اس سے چھٹا دوش، وقت کا نظم کرنے والے کسی بھی منصوبہ کا لازمی جز ہے، ہم سے کام کرنے والے لوگوں کی کامیابی کا خیال دینی

محب اور مہمانیہ ہے کہ وہ منکر اور ڈنڈی سر فرمیں اور تھیں کے اریدہ اپنے جسم کی  
خفاقت کرنے پر اور اس پر قصور میں لگے ہوئے ہیں۔

اگر اتنے فی اسور کے باطن میں یہ بات سمجھتے ہیں تو اوروں کے دینے سے دوسرے  
تمام نکاحوں سے پہلے اس پر قہر دینے سے اور اس کو اپنی تعمیر کا آئینہ بنایا ہے۔  
اسی عین نے جس نے حکم دیا ہے کہ ہم اپنی اور جو چیزیں ازلی، حیرانی اور گھبراہٹ  
نکاح میں صرف دیکھ رہے ہیں بلکہ مسلسل پر آرام کے تحت تھوڑے بڑے جس میں  
اور والدین اور جو شریک و چہرہ اور عین ہے کہ میں نے تیرا ازلی بھیجی  
پھر اس کو جوں کی تو اور کہہ گا ہے۔

میدان میں دیکھو کہ وہ نے فرمایا: "تھوڑی تھوڑی جہر بعد اپنے دلوں کو دھت  
کا پچھا دیکھا دل کو جب دیکھو کہ ہے تو اندر جاؤ گے: ہے، اور دوسرے دلوں کی  
مباحثی صرف از کار اور دھت سے مباحث میں تو اور کے دینے میں کم دھت سے  
عزیز ہے نماز شریعت، بچے تھوڑے تھوڑے اور دھت کے دلوں میں دھت کی دھت اور  
قوامت تک ملے اور جہاں مسلمان کی زندگی کو سب سے گہری اور مسافری دلوں میں مشغول  
رہنے۔

تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے دلوں کو راحت پہنچاؤ

## ۳۰ مسلمانوں جو ان کا معاشرتی وقت

پھر سے دہشت گردی کے غیر معمولی تعداد ہو جانے پر اس نے خود کو خیر کر لیا۔  
اس کا تجویز کرنے کی ضرورت ہے۔ "وہ کہ بہت سے مسلمان بالی بھارت اپنے گھروں  
میں رہنے والے ہیں اور ان کی زندگی میں کامیابی ہے، لیکن ان کو گھر کا کام لے کر نہیں دیا جاتا۔ لیکن  
یہ تعداد کم ہیں کوئی طرفہ مفید نہ کرنا۔ یہ اور اس طرح دیکھ کر اس کے شک کے خلاف ہے۔ یہ اس  
تعداد سے ایک دہائی کے بعد اس کو اپنے سامنے اپنی اولاد کو سامنے رکھنا ہے۔ وہ اپنے معاشرے  
کے سامنے رکھتا ہے۔ یہی ہے کہ اس کو اپنے سامنے رکھنا ہے۔ یہ اس کے سامنے رکھنا ہے کہ اس کے سامنے  
ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔

اس نے ان کی بھائی دیکھی۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔  
اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔

اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔  
اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔  
اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔  
اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔ اس کے سامنے رکھنا ہے۔

نے اس سے کہا کہ معاشرتی سطح ۴۴ نوں سے چلی اور کچھ لوگوں کے سلوک کی تہذیب و ثقافت  
 پیدا ہوئی ہے، ان کی اصلاح ہوئی ہے اور نظام ان کے فردانیک دوسرے سے مختلف  
 ہوئے ہیں۔ سطح ۴۵ کرنے والوں کے درمیان محبت میں اضافہ ہوا ہے اور اس میں کمی ہوئی  
 آئی ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ ان تعلقات کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے، اب  
 اس طرح کے چار کاموں کے لیے کافی کے پاس خاص کرنے کے لیے وقت نہیں ہوتا۔  
 اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

بچوں کی سرجن میں ۱۲۷ ہے جس کا ہر گھر کے ماحول پر ۱۲ ہے، جس کی  
 ۴ بھٹی تمام لوگوں میں بھٹی ہوئی ہے، یہ بات سمجھ ہے کہ خطہ ۴۵ خصوصاً میں امین  
 ملک کے طلبہ میں بتا ہے کہ "جس کو تم جانتے ہو جاہلیت تک، اس کے لئے کچھ ملے گا جس  
 کو جانتا ہے جاہلیت دیتا ہے" لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم جاہلیت کے آسمان  
 سے اترنے کے لئے نظام میں گھر میں بیٹھے رہیں یا دوسرے گھر سے اترنے سے پہلے  
 اپنے گھر والوں کو دیتے ہیں؟ اس وجہ سے ہماری جائے ہے کہ ہم حقیقت کی طرف  
 لوٹ آئیں اور اپنی اولاد اور گھر والوں کے لئے ایک وقت تقسیم کریں اور دوسری کام  
 کے ساتھ معاشرتی طور پر اجتماعی کام بھی کریں، مریضوں کی علاج کرنا، دوسروں  
 تیاروں کی ملاقات کریں، کھانے سے غریب لوگوں کی تیار کی کریں اور بیماروں کی  
 ضرورتیں پوری کریں، اس معاشرتی سلوک سے ۱۲۷ سے دلوں میں تنگ اور شرم  
 بند پیدا ہوگا، آج کے زمانہ میں دل بند سے خالی ہو چکے ہیں، خالی ہونے کے  
 قریب ہیں، اس طرح کرنے سے حالات سے بھی واقفیت ہو جائے گی، ۱۲۷ سے

اگر واقعی خیالوں میں مبتلا نہ رہتے ہیں تو اس کی باتیں کرتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں رہتا اس کا عیب کیا ہے؟ اس کا عیب یہی ہے کہ وہ لوگوں سے داور دور رہتے ہیں اور ان کی مشکلات و مسائل سے واقف نہیں رہتے۔

میں سالوں سے مہری ایک تھی۔ کمرہ خانہ لاتی تھی۔ بھرم بانوں جیسا کہ میں نے اس کے بارے میں جاننا شروع کیا تو اس کے گریبا کر عادت کرنے کی کوشش کی۔ ہم دونوں ایک ہی جگہ کام کرتے تھے، میں نے اپنا کام پھردا تو اس کے ساتھ سرے تعلقات متعلقہ تھے۔ جب میں ہاں کام کرتا تو وہم دونوں کی باتیں ہوتی رہتی تھی۔ لیکن وہی کے بعد میں نے دیکھا تو وہ مجھ سے دور ہوا ہے، اگرچہ ایک کسی عادت ہو جاتی تو میں اس سے ملنا نہ کر سکتا تھا اس نے اپنے بہت سے کیا تو تم فرق پر مت ہو۔ تم اپنے گروہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے ملنا نہ چھوڑو۔ تو وہ بھی کہ وہ بہت دور ہے مہریں پر مہر نہ بھی سمجھتے تھے، میں نے اس سے کہا کہ اسلام میں سے ملنا اور ملنا ہے، اس نے کہا بات بظاہر سنی ہے لیکن تم لوگ اس کو خلق نہیں کر۔ تو میں یہاں اس دوست کی بات سمجھ رہا تھا کہ وہ بہت دور ہے، ہمارے علاقہ لوگوں سے ہمارے تعلقات متعلقہ ہوئے ہیں اور ہم اپنے گروہ کے علاوہ دوسرے لوگوں پر مہر نہ بھی سمجھتے تھے، ہمارے خیال بہت دور ہیں تو ہیں۔ اس میں کسی سوال کی گفتگو نہیں کی کہ ہم حق پر ہیں، یہی طریقہ ہمارے باطن پر ہیں اس میں بھی کسی سوال کی گفتگو نہیں ہے، اس طریقہ میں بہت سی باتیں اور تعلیمات ضروری شکل میں ملتی ہیں اور یہاں لوگوں میں سے میں ملتی ہیں جن سے اس طریقہ وصول بہت سارے کی رائے ہوتی ہے۔



خود اسلام کے لیے کام کرنے والے افراد کے درمیان بھی تعلقات رکھتے  
 تھے جیسے کہ بزرگوار ہمارے گروہ سے دشمنی اور بغض رکھتا ہے، اس پر حرام لگا ہے  
 اور اس میں کام کرنے والے افراد کی بیویوں پر نسبت لگا ہے کیونکہ ان میں اسلام کا  
 پتہ بھی اسلام میں نہیں ہے، اور اس کا گھٹا ہے کہ اس سے کسی شائبہ کا کام نہ لیا جائے  
 کہ اس میں حقوق مسائل کا ذکر ہے؟

ہم شہرے ہر ایک اس حقوق کا ذکر کر سکتے ہیں جس کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے  
 دیا ہے اور اس کے بارے میں ہم دیکھتے ہیں، جب ہم دوسروں سے اخوت و محبت  
 سے قشر آئیں گے تو ہم ان کا حقوق کے مطابق سے پھریں اور شریعت کے مطابق پائیں  
 گے اور جس معلوم ہو گا کہ ان کے ساتھ برائی ملا ہے اور اس کا تعلق ہے اس کا خلاف  
 لکھ کر حشریت جرتی ہے اور اس کے خیال سے اس کا خلاف ہو رہی ہے تم ہو جائے گی جس  
 کے بعد تمام مسلمانوں میں خود آوازا ملے گی ان کے لئے والوں میں خصوصاً کھائی جائے گی  
 اور محبت عام ہو جائے گی۔

میں اس موضوع کو طویل کرنا اور پھیلاتا نہیں چاہتا لیکن میں یہ بات دہران  
 گا کہ جس کے ساتھ کہتا ہوں کہ باقی کے لیے اجتماعی و معاشرتی تعلقات و روابط کے لیے  
 ایک حقت مضمین کرنا ضروری ہے اور یہ بات سمجھنی چاہیے کہ ان میں تعلقات سے اس کا  
 اسلوب صحیح ہوگا اور اس کا طریقہ کار و طریقہ ہوگا اس کی حیثیت قانونی نہیں ہے اور نہ  
 جائزہ کی ہے بلکہ یہ لازمی ہے جیسا کہ مجلس اہلسنت کی تالیف ہے یہ ہیں۔

کیا ہمیں اپنے چہرے پہن کے ساتھ فنی خیال کرنے اور پہننے کا تجربہ

ہے یا نہیں معلوم تھا کہ فی کس کچھ بھڑکے ہوئے تھے تو حضرت مسیح اہل مسیحین آپ کی  
 بیٹے بچے - جاتے، آپ بھڑکے ہوئے کرتے تاکہ ان کو کادیں۔ یہاں اپنی مرضی  
 ڈھالنے سے غرض تھی۔ بھڑکے ہوئے کی شکل نماز میں نہیں ہونا بلکہ  
 عاصف کی نماز میں قبول کرتے تاکہ مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

کیا تم نے اس صحابی کے بارے میں نہیں سنا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا  
 بچپن کے ساتھ تعلق رکھا ہے؟ راجہ جی مذاق ادا کیا تو سوچے کہ جب کہے ہوئے  
 کہا تھا: میرے دل بچے ہیں۔ میں ان شہ سے کسی کو نہ لے گا۔ وہاں اس کے مطلب  
 میں حضور اکرم ﷺ نے لڑائی بچوں کے ساتھ جی مذاق کرنے میں ہواں کے لیے  
 الیحد، قاضیان والوں کے لیے ترغیب ہے جو یہ قاضیان کو نہ لے کر چلتے ہیں۔  
 بچہ حسن میں کا محاسب

کیا تم نے اپنی اولاد کے جوئے ہونے کے بعد بھی اس کے ساتھ دوست کی  
 طرح بچے کی کوشش کی ہے؟ تم کہتے ہو ان کے مطالعہ میں بھی حصہ لے کر  
 چاہتے ہو تم سے مطمئن ہوں کہ تم ان سے مسخوری تکلف تمہارے وہاں سے فہم  
 ہو جاتا ہے۔ اور ان کا کام کی جگہ بہت پرمان چڑھتی ہے۔ یہاں کے کچھ حقوق  
 ہیں ان طرح ان کی جگہ لے رہا ہوں ہیں۔ جس طرح تم چاہتے ہو کہ ان کی لہ  
 داروں کا کریں۔ وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسے حقوق حاصل کریں۔

کیا تم نے دوست کے مسئلہ پر توجہ دینے کی کوشش کی ہے؟

اپنا گل سے یہ بات ظاہر دینی چاہیے کہ یہ انسانی کی پسماندہ طرح ہے



حقت اس کے لیے مناسب تھا مہیا ہو جس طرح کا دھرمے تمام مہکت شہا پنی  
 اطلاع گرام کے کاموں میں مشغول نہ کر تھارے لیے مناسب تھا فراہم کرتی  
 ہے۔

ہمارے گروں نے بھی ہر دلی تلو توجہ سے کھڑا رہتی ہے یوں ہر کچھ جان پر چہ  
 ہے۔ میں یہ کہ کھانوں کو ضرورت ہو کر یا جو غائب ہو جاتی جاس کی اس مہکت ظاہر کرنے  
 کے لیے اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کچھ اس کی پہچان کی کا کوئی عہدہ ہے۔  
 کیا تم نے اس عہدہ کا کوئی شخص شاہجہاں کے والد اپنے چہاں ہو جانے کے  
 ساتھ اس کا ہر کر دے یہ کہ وہ اس کو قبول نہیں کرتی اور وہ اس کے پاس  
 اپنا حق لے کر یہ حق جہاں قبول اس کے شرف و حریم کا حرام کرتے  
 اس کے یہ علاج کچھ کر دے ہیں؟ جب وہ آتی جہاں کئی بے شہا پنی مسلمان ہوں  
 کو کھانا چاہتی ہوں کہ اس سالہ میں صاحب الماعہ جہاں ہر شریعت اس کی مانع  
 کا حرام کہتا ہے۔

کیا تم نے ان میں سے کوئی شخص دیکھا کہ وہ چاہے مسلم ہو جس کیسے زندگی گزارتی  
 ہیں؟ انہوں نے کیا کہا؟ وہ تمام کاموں میں مردوں کے ساتھ ہونا دیکھے شریک ہو گئی؟  
 ان کی تربیت کیسے ہوئی؟ ہم اس طرح کی نسل چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان اس  
 کے لیے کوشش کریں اور اس وقت کا ایک حساس کے لیے کچھ ضروری کریں۔

کیا تم اپنے والدین اور اپنے رشتہ داروں کے بارے میں شہا کہہ جانتے ہو؟  
 مالا کہہ کر میں رشتہ داروں اور غیر رشتہ داروں کے مالا کہہ حقار ہیں انہیں اس بات کو چہ کہنا

ہے کہ اس کے مدنی شہر دست دی جائے اور اس کی عمر شریف ضائع کیا جائے تو اس کو صلہ کی کیا طاعت ہے؟ (بخاری) کیا تم اپنے بچے کو دلوں کے بارے میں کہہ جانتے ہو؟ حالانکہ بچہ دلی کا تمام ایمان کا تہ ہے۔

کیا تم ان کی غلطی اور غلطی میں شریک ہوتے ہو جو مگر تم ان کی غلطیوں میں شرکت کر دے اور ان کے غلطی کے سوتھوں پر حاضر ہو گئے تو اپنی بات اور ان سے پہلے اپنے دل اور دل سے ان کا دل جیت لو گے۔

اسے صبر سدا کی بھانجیوں

یہ ایسی بات ہے کہ آج کل ہر گھر کی بیوی کی قسم بولی دیتے ہیں۔ جو ہم کو اس کے بارے میں یاد دلا رہی ہے ایسا ہی ظلم ہوتے کی سچے شہرہ چہ جس کی بڑا سونو ہر مسلمین نے لگائی تھی۔

اپنا ایک وقت متعین کیجئے:

اپنی بیوی کے لیے .. اپنی اولاد کے لیے .. اپنے

والدین کے لیے .. اپنے دوست و ارباب کے لیے ..

اپنے بچوں کے لیے اور اپنے دوستوں کے لیے



دھاکہ ہائیڈرو کے تیار کردہ کسی ٹی گاڑی، تھون نے کھائی یا سندریا نری نہ کر گئی جس کے نتیجہ میں وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے ماحولی بھی اس لیے کہ اس کو سترے آرام کی ضرورت تھی اتنا آواز نہیں کیا اور جتنا سونے کی ضرورت تھی اتنا سونے لگی۔

اس کی وینا باک میں ایک رچ سے شائع ہوئی تھی کہ میری مدد مانور سامانہ ہمارے ٹی وزیر اعظم ٹین جب امریکہ آئے تو وہ لوگوں کے ہر سالانہ افریقہ ملا جاتا ہے وہ ان اشیاء سے لے کر کھانا کہ ٹین اپنے امریکہ پہنچنے کے بعد ایک دن آرام اور تفریح میں گزارا اور پھر سے ان بیرونی خاندانوں کے گھر پر پہنچا۔ کہ ساتھ ساتھ کتا کتا پھر تیسرے دن امریکہ کی حدود سے ملا لیکن سادات جو امریکہ کیل کے ماسٹے تھے اس وقت تک احساس کرتے تھے کہ یہ قحطی کا دیوانہ ہے۔ چھپے۔ کہ اوچے اوچے سے پلے۔ کہ وہ کھینچے پھر کی امریکی حدود سے ملاقات کرتے رہے۔ کہ بعد ازاں۔ کہ حالات اچھے۔ کہ اس مقام کے بارے میں کھنگرنا ہے۔ یہ بھی فرق تھا۔ کہ وہ بھی کھنکھ کے درمیان جو لینہ پلاٹ کا احساس رکھتا تھا اور اس کھنکھ کے درمیان تھا انہیں پلاٹ دکھاتا ہے۔

ترکی میں ستمبر ۱۹۸۰ء کے لکھنا ہے کہ بعد ازاں یہ تین اریکان کو شیل سے نکلنے پر مباد کہ اوچے اور ان کے حالات سے واقف ہونے کے لیے جہاز سے ملانے کے لیے گیا اور اس زمانہ میں لوگوں کی آنکھوں سے جو جھل تھی وہ جگہ رچے تھے جس میں ان کے پاس قحطی کا دھڑلہ کی آواز کی آواز کے وقت پہلا۔ جیڑو رنڈا قحطی کہ کھائی۔ جہاں تا کہیں عدا پاور با تھا انہوں نے ملاقات سے انکار کیا اور کہا کہ پہلے یہ ٹی جہاز گرم پلاٹ سے نہ لے آئے ہیں وہی ہے ملاقات نہ تھی۔

انتظامی امور کے باہرین کامیاب لوگوں کو نظر پر چند کی صلاح اور طریقہ دیتے ہیں۔ اسی طرح ان کو صحیح سوچ سے معاملات کے آخری نتیجہ اور نتائج کا سوچنا اور سوچنے کی انجام دہی کے لیے نقش کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ان اوقات میں انسانی وقت سب سے زیادہ صاف اور درست رہتا ہے۔ اور اس کی مثال میں رعایتی وزیر اعظم بہت چہل کو پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اہم اور بڑے کام رات کی آخری ساعتوں میں کر دیتا۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ فکر یہ لگنا ہے کیونکہ جو انسان رات کو کم سے کم کام لازمی طور پر صبح کی اولین ساعتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اس کے کام میں اس کی اہم بھی پر راہنہ وقت کام میں مشغول رہنے کی وجہ سے درست نہیں۔ چنانچہ اس بات پر ہے کہ انسان جلد ہی سوئے اور صبح سویرے جاگ جائے۔ اسی صورت میں اس کا صبح کا وقت باورگاہ اور بہترین وقت ہوگا۔ جس وقت وہ اپنی صفائی کی بلندی پر ہوگا اور بھلائی طور پر مکمل گزارے گا۔

میں نے ایک اسلامی مصنف سے پوچھا کہ وہ اپنی کتاب میں کس وقت تصنیف کرتا ہے۔ وہ تو یہی بہت مشغول رہتا ہے۔ اور اس کے ذہن بہت سے کام رہتے ہیں۔ اس نے مجھ سے کہا کہ فجر کی نماز کے بعد۔

انھوں نے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر عظیم رہنماؤں کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صبح کی اولین ساعتوں میں لکھتے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو یہ بات یاد دلا رہے ہیں کہ ان کے ارشاد کے مطابق یہاں میں بھی اس کی رعایت کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا:



اے میری امت محمدیؐ نے اس میں ہاتھوں میں مذمت دیا۔ (احمدی)

”جس نے اس بات کو سمجھا کہ ”مجھے ظلم نہیں ہے“ کے بعد اس نے نہ ہونے دیا کہ  
مخلص پر غیب ہو گا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ”

خیر معاہدہ کیا وقت ہے

میں نے اس وقت میں ہے۔ اس کے لیے وقت ہے۔ یہ وہ وقت ہے جس میں  
اس نے اس کا حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔

اس وقت میں ہے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔

اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔  
اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔ اس نے اس کو اس کے حق بنے۔

نہایت کمزور ہو جاتی تھی۔ میرے قلب پر مانتا سم نہ کر۔ یہ منہ ہے اور اس سے پیش رو نہ  
 حاصل ہوا ہے۔ یہی تم کو پہنچانے فرمایا: "تو یہ کہ تو پھر وہاں طے نہ کر۔" "تو"  
 بعض غیر ملکی کمپنیاں اپنے اٹالک اور زمین کو طے کر کے اپنے ہی  
 جہازوں میں آرام کرنے کا موقع دیتا ہے۔ ان کو صوم پر چھ ہے کہ کام نہ  
 دے وہ نہ تھکے نہ بچنے کے ہے سب سے بہتر تو یہ ہے۔

سچ کی اولین راسخوں کو مندرجہ ذیل تجویزوں میں لگا کر فائدہ اٹھائیے:

۱۔ قرآن کی تلاوت اور حفظ میں

۲۔ سچ کے انکار میں

۳۔ خداوند اور آیتوں کے اعتقاد میں

۴۔ اہل ایمانوں کی اچھی صحبت میں

## ۶۔ ہنگامی حالات اور ہنگامی مسائل

ہنگامی حالات ہر وقت ہوتے ہیں آئے ہائی مشکلات زندگی کی ہنگامی ہے۔  
 جب کسی انسان کا آواز دینا یا کسی کو ملنا دینا سامنا دینا ہے۔ جس انسان کو ملنا دینا  
 سامنا دینا رہتا ہو وہی انسان کو ملنا دینا ہے جو کہ پیش آتا ہے۔ جس کو پہنچتی ہے اس کے ملنا دینا کو  
 نہایا ملتا ہے۔ اور اس کو ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔  
 انسان۔ جس کو اپنے منہ سے ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔

محققان سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بہترین لوگوں میں تین اوصاف  
 مشترک ہیں۔ جس میں پہلے نے پہلے حالات میں فیصلہ سے روٹی ادا ہے۔  
 کہنا اور بھی ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔

۱۔ ان کے پاس ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔ جس کو ملنا دینا ہے۔

۲۔ ہر ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

۳۔ اس ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

۴۔ اس ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

۵۔ اس ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

۶۔ اس ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

۷۔ اس ملنا دینا کو اس ملنا دینا سے دیکھتے ہیں کہ اس کا ملنا دینا ملنا دینا ہے۔

اس سے چند حکم ہر قسم ہر جاتی ہیں۔

۲۔ تمام نکلے مل پٹیا کیا جائے شروع سے ملا لکھیں ہر نے کا نمبر کیے بغیر تمام  
طوں کو لکھنا چاہیے۔

۳۔ جب کسی مل کا حساب کیا جائے تو اس کا جی ٹی ٹی کا نمبر لکھنا چاہیے اور اس کا  
لوگ ایسے طوں کے بارے میں لکھ کر دے ہیں اور اس کا نام لوگ ایسے طوں کے نام  
الایچ ہیں۔

۸۔ مل کی محو کو پتلا جائے کم اس کی محو کو نکال کے اس کے نیچے اس  
کے حساب میں کسی تجویز کا نام لکھنا چاہیے۔

۹۔ محو کو اختیار کرنے کے لیے مناسب وقت تعیین کیجئے ۱۰۔ فیصد قہر اور اختیار کی  
جاتی ہیں اگر اس طرح نہیں کر سکتے تو محو کو اختیار کرنے کا آخری وقت تعیین کیجئے۔

۱۱۔ تجویز کی دستاویز ہاں تقسیم کیجئے۔

۱۲۔ محو کو مل کے لیے وقت تعیین کیجئے اور اس سے جلد پتلا پائے۔

## آخری بات

یہ چند عربی قوس جیسے ٹوکے لگے ہیں آپ مسلمان کی زندگی میں جو کچھ کی  
قد و قیمت سے تحقیق کریں یا سمجھ لیں کہ یہ کچھ کچھ نے ہوا یہ ہم غیہ؟ سلام سے بچھڑوں  
سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: اچھا! میں نے اسے خودی سے کہہ دیا ہے وہی ہے  
پار بھیجے نہ لے

☆ ایسا ہے چاہے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور

یہ ایک عجیب و غریب کتاب ہے۔

[illegible]

بہت اچھا دعائیہ اثر رکھتا ہے۔ (۱)

نہا! حق معجزات اس سے متنبہ ہو کر پہلی امانت سے منسوب نہ فرما کر  
 سے ماما چنے پر کام نہ مناسب رکھیں۔ مجھے حقیقتاً کسی مسلمہ جن کے نزدیک حق نظر ہے  
 مورچہ نہیں، نکال دینے کے، یا ایک تہائی ہے۔

الطوبى للمتأملين مسائل من المسائل والبرهان في الطوائف (١٦)

اسے نہ پہچانے، کہات نہ چھری طلبہ کرتے ہیں، یہ کہات کہتے ہیں کہات ہیں

(۱۱) ماضی کا دور درجہ میں سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کا زمانہ گزشتہ ہے۔

(۵) یہاں پر یہ حیرت انگیز بات یاد آئے۔